Northanger Abbey

Jane Austen

نورتھ اینگر ایبی

جین آسٹن

سید عرفان علی ڈوٹ کوم

www.server555.com

www.SyedIrfanAli.com

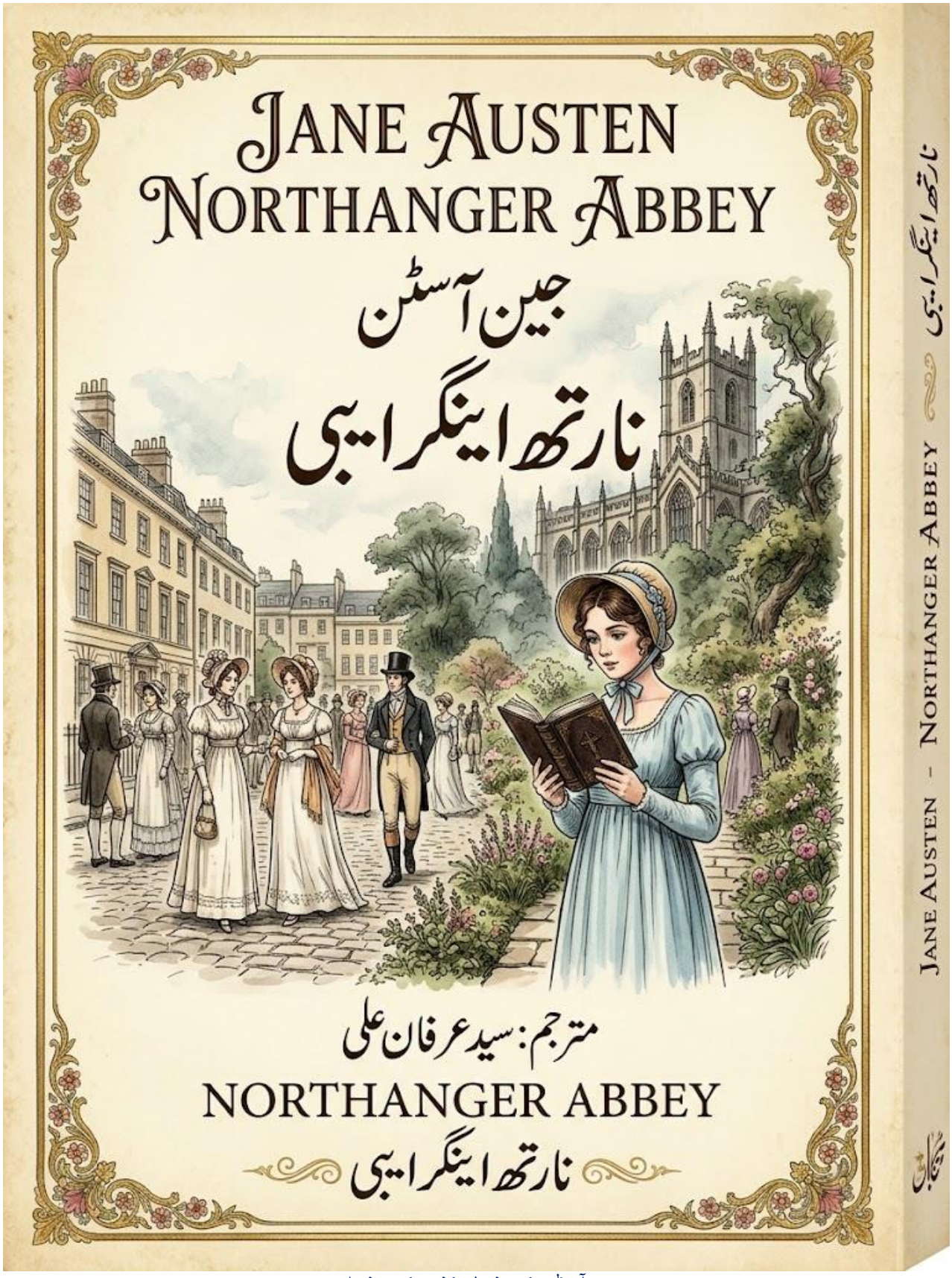

جین آسٹن کی تمام کتب کے تراجم
سید عرفان علی کے قلم سے
Internet Archive
https://archive.org/details/@irfan_irfan

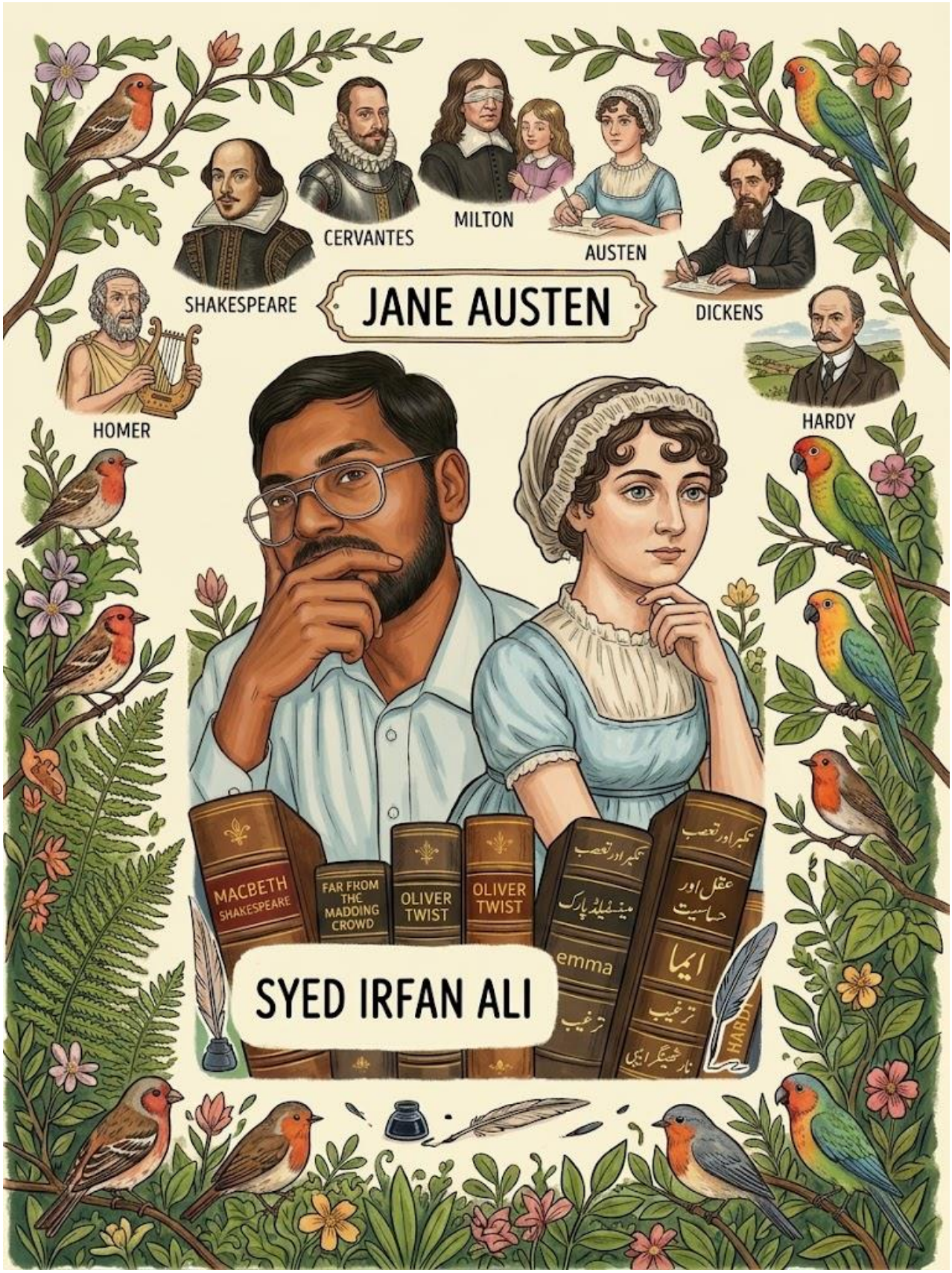
HOMER
SHAKESPEARE
CERVANTES
MILTON
AUSTEN
DICKENS
HARDY
JANE AUSTEN
SYED IRFAN ALI
MACBETH
SHAKESPEARE
FAR FROM THE MADDING CROWD
OLIVER TWIST
OLIVER TWIST
emma
HARDY

جین آسٹن کے اردو تراجم

مینس فیلڈ پارک

سینس اینڈ سینسی بیلیٹی

پرائڈ اینڈ پرے جیوڈس

پرس ویشن ایما

نارتھ اینگرا بے

دلچسپ تراجم کی لائبریری

آڈیو اور ٹیکسٹ

ممبرشپ کے لئے واٹس ایپ

WhatsApp

https://wa.me/923099888638

0309-98886

دنیا کی بہترین کتب کے تراجم آڈیو اور ٹیکسٹ ڈاؤن لوڈ کریں

www.server555.com

www.SyedIrfanAli.com

سید عرفان علی ڈوٹ کوم کی تمام کتب پیکا ایکٹ

اور ڈی ایم سی اے کے تحت کاپی رائٹڈ ہیں

COPYRIGHTED UNDER

DMCA-Digital Millennium Copyright Act

PECA-The Prevention of Electronic Crimes Act, 2016

تاریخ ساز ادب

جین آسٹن کے دور میں

دلچسپ ناولز کے ساتھ پہنچ گیا

No.	Date	Name of Period
1.	450-1066 A.D.	Old English (O.E) or Anglo-Saxon Period
2.	1066-1350 A.D.	Anglo-Norman Period
3.	1350-1400 A.D.	The Age of Chaucer
4.	1066-1500 A.D.	Middle English Period
5.	1500-1600 A.D.	The Renaissance or the Early Modern Period
6.	1558-1603 A.D.	The Elizabethan Age
7.	1603-1625 A.D.	The Jacobean Age
8.	1625-1649 A.D.	The Caroline Age
9.	1649-1660 A.D.	The Commonwealth Age
10.	1620-1660 A.D.	The Puritan Age or The Age of Milton
11.	1600-1785 A.D.	The Neo-classical Period
12.	1660-1700 A.D.	The Restoration Period or The Age of Dryden
13.	1700-1750 A.D.	The Age of Pope
14.	1700-1745 A.D.	The Augustan Age or The Classic Age
15.	1745-1783 A.D.	The Age of Sensibility
16.	1740-1800 A.D.	The Age of Transition
17.	1785-1830 A.D. or 1800-1850 A.D.	The Romantic Period
Regency Era 1811-1820		

جین آسٹن نارتھ اینگر ایبی

Jane Austen – Northanger Abbey - 1817

Sir Walter Scott, Lord Byron, Susan Ferrier, Maria Edgeworth

18.	1832-1901 A.D.	The Victorian Period
19.	1848-1860 A.D.	The Pre-Raphaelites
20.	1880-1901 A.D.	Aestheticism and Decadence
21.	1901-1910 A.D.	The Edwardian Period
22.	1910-1914 A.D.	The Georgian Period
23.	1914-1945 A.D. or 1890-Onwards	The Modern Period
24.	1945- Present Day	The Post Modern Period

نارتھ اینگر ایبی کے کردار

کیتھرین

Catherine Morland

کیتھرین

ناول کی سترہ سالہ ہیروئین۔

ہنری

Henry Tilney

چھبیس سالہ ناول کا مرکزی کردار۔ جنرل ٹلنی کا پادری بیٹا۔ ہر لحاظ سے اچھا انسان۔

ایلینا

Eleanor Tilney

جنرل ٹلنی کی بیٹی اور ہنری کی چھوٹی بہن۔

جنرل ٹلنی

General Tilney

ہنری۔ ایلینا۔ اور کیپٹن فریڈرک کے جنرل والد۔

ایزابیلا

Isabella Thorpe

مسز تھروپ کی تین بیٹیوں میں سے ایک اور جان تھروپ کی بہن۔ ناول کے پہلے نصف حصے میں کیتھرین کی بہترین سہیلی۔ مگر جب کیتھرین کو علم ہوا کہ ایزابیلا تو بے حد ہر نوجوان سے فلرٹ کرنے والی خود غرض اور مطلب پرست ہے تو دوستی چھوڑ دی۔

جون

John Thorpe

ایزابیلا کا بھائی۔ مغرور باتونی اور شیخی خورا۔

جیمز

James Morland

کیتھرین کا بھائی۔ آکسورڈ میں جیمز اور جان ساتھی طالب علم تھے۔ اپنی بہن کی طرح بہت اچھی عادت کا مالک۔

فریڈرک

Frederick Tilney

جنرل ٹلنی کا سب سے بڑا بیٹا۔ ہنری اور ایلینا کا بڑا بھائی۔ کیپٹن۔

مسٹر اینڈ مسز ایلن

Mr. and Mrs. Allen

جب سیر کے لئے باتھ گئے تو کیتھرین کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی۔ کیتھرین کے دیہی علاقے فلرٹن میں ہی رہائش ہے۔ مگر کیتھرین کے خاندان سے زیادہ دولت مند۔ کوئی اولاد نہ ہونے کی وجہ سے کیتھرین کو بیٹی ہی سمجھتے ہیں۔

مسز تھروپ

Mrs. Thorpe

تین بیٹیوں کی بیوہ ماں جن میں ایزابیلا بھی شامل ہے۔ ماں اور بیٹیاں صرف ادھر ادھر کی فضول باتوں گپ شپ فیشن اور دولت پر دھیان دیتی ہیں۔

مسٹر اینڈ مسز مورلینڈ

Mr. and Mrs. Morland and family

کیتھرین اور جیمز کے والدین۔ دیہی علاقے فلرٹن کے رہائشی۔ مسز تھروپ اور جنرل ٹلنی کے مقابلے میں سادہ اور سچے انسان۔

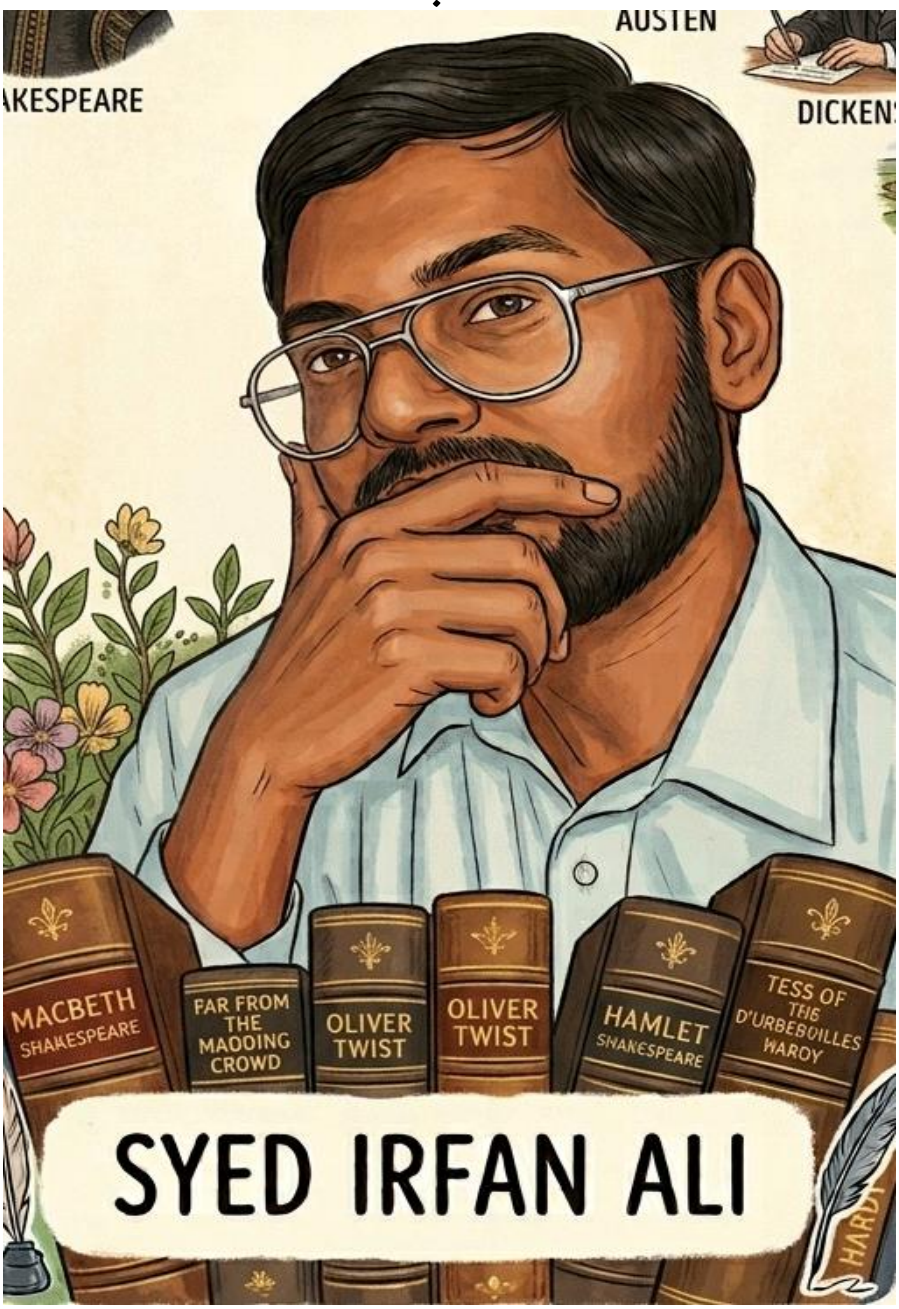

Northanger Abbey Characters
Catherine Morland
Henry Tilney
Isabella Thorpe
John Thorpe
Eleanor Tilney
General Tilney
James Morland
Captain Tilney
Mr. Allen
Mrs. Allen
Mr. Thorpe
Mrs. Thorpe
Captain Renwick
Mr. d. Mia. Mongrove
Mrs. Tilney

جین آسٹن نارتھ اینگر ایبی

اگر اپ کیتھرین کو بچپن میں دیکھتے تو کبھی بھی یقین نہ کرتے کہ یہ لڑکی بڑی ہو کر خود اپنی کہانی کی ہیروئن ہو گی۔

یہ زمانہ بہت پہلے کا ہے جب چھوٹی بچیوں کو نرم و نازک اور بہت معصوم خیال کیا جاتا تھا۔

اس دور میں معصوم بچیاں گڑیوں سے کھیلتیں۔ انہیں خوبصورت کپڑوں سے سجاتیں اور باغوں میں کھیلتے ہوئے پھول جمع کرتیں۔

مگر کیتھرین میں ایسے معصوم بچوں والی کوئی بھی عادت موجود نہ تھی۔

بہت ہی زیادہ شرارتی۔ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ جنگلی بلیوں کی طرح کی یہ تیز طرار بچی ایک انتہائی عزت دار پادری کی بیٹی ہے۔

دراصل جب کیتھرین چھوٹی تھی تو اس کے تین بڑے بھائی تھے۔ اسی وجہ سے بچی کو کبھی احساس ہی نہیں ہوا کہ وہ لڑکی ہے۔

ہر وقت اپنے بھائیوں کے ساتھ بھرپور طریقے سے شرارتوں میں مصروف رہتی۔

ماں باپ کی بھی روک ٹوک کی عادت نہیں تھی لہذا اپنے بھائیوں کے ساتھ اس کے بھی کپڑوں میں نہ صرف کیچڑ اور مٹی لگی ہوتی بلکہ بال بھی الجھے اور بکھرے ہوئے ہوتے۔ ایک طرف تو کرکٹ کے کھیل میں کوئی اس کا مقابلہ کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا اور دوسرے درختوں پر وہ گلہریوں سے بھی زیادہ تیزی سے چڑھنے کی ماہر تھی۔

البتہ پڑھائی کا وقت آتا تو بوریت کی وجہ سے اسے نیند آنے لگتی۔

نہ صرف شرارتی تھی بلکہ ہر ایک چیز کو جاننے کا تجسس بھی تھا۔

لیکن ان تمام خامیوں کے باوجود وہ نیک، رحم دل اور اچھی عادات والی بچی تھی۔

لیکن وقت گزرتا رہا اور عمر پندرہ سال کی ہونے کے بعد وہ بالکل مختلف لڑکی بن چکی تھی۔ اب تک اس کے چھ مزید بہن بھائی دنیا میں آ چکے تھے اور اگرچہ اب بھی اپنے نو بہن بھائیوں کے ساتھ کھیلتی کودتی مگر اسے خود بھی اندازہ تھا کہ وہ بہت خوبصورت لڑکی میں تبدیل ہو چکی ہے۔ اس لیے سمجھدار لڑکیوں کی طرح اچھے کپڑے پہنتی، بال بہترین طریقے سے بنے ہوتے۔

مٹی، کیچڑ اور بے ترتیبی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ کوئی بھی نہیں پہچان سکتا تھا کہ یہ پہلے والی کیتھرین ہے۔

بچپن میں اس نے کتابوں کو بورترین چیز خیال کیا۔ جن میں موجود فضول باتوں سے اسے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ لیکن پندرہ سال کی عمر میں اسے ناولز میں دلچسپی ہو گئی۔ ان لڑکیوں کے بارے میں پڑھتی جو دنیا کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنا مقصد اور معاشرے میں بلند مقام حاصل کر لیتیں۔ دور دراز کی خوبصورت جگہوں کے بارے میں پڑھتی۔ خطرات سے مقابلہ کرتے ہوئے لوگ، رقص کی محفلیں۔

خواہش ہوتی کہ کاش ناول کے ان کرداروں کی طرح میں بھی زندگی گزاروں۔

سترہ سال کی عمر میں جتنے ناول وہ حاصل کر سکتی تھی سب پڑھ چکی تھی۔ اس کے تخیل، سوچوں اور خواہشات میں بھی بہت اضافہ ہو چکا تھا۔ لیکن وہ تو سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ ناول میں لکھے گئے واقعات کی طرح اس کی اپنی زندگی میں بھی نیا موڑ آنے والا ہے۔

مسٹر اور مسز ایلن ان کے خاندانی دوست تھے۔ بلند مرتبہ اور دولت مند۔ وہ ملاقات کے لیے کیتھرین کے گھر آئے اور مسز ایلن نے بتایا کہ مسٹر ایلن کی خراب صحت کی وجہ سے ڈاکٹر نے مشورہ دیا ہے کہ انہیں پر فضا مقام پر چلے جانا چاہیے۔ پر سکون زندگی سے صحت بہتر ہو جائے گی۔ مسز ایلن نے بتایا کہ شوہر اور وہ باتھ جا رہے ہیں۔ خواہش کا اظہار کیا کہ کیتھرین کو بھی ہمارے ساتھ وہاں جانا چاہیے۔ کیتھرین یہ سن کر بہت خوش ہوئی اور اس کے والدین نے بھی خوشی محسوس کی کہ ان کی بیٹی کو بلند مرتبہ لوگوں سے ملنے ملانے کا موقع ملے گا۔

کیتھرین نے تیزی سے اپنے کپڑے اور سامان تیار کر لیا۔ اس کی تو اپنی خواہش تھی کہ زندگی میں کسی ایڈونچر میں حصہ لے۔ شاندار بگھی میں سفر کر رہی ہوں گی اور پھر شاندار رقص کی محفلوں میں شرکت کروں گی۔

کیتھرین نے تو ناولز میں پڑھا تھا کہ مائیں ایسی صورتحال میں بچی کو رخصت کرتے ہوئے اسے بہت زیادہ احتیاط کرنے کا مشورہ دیتی ہیں۔ نوجوان لڑکی کو خطرات سے آگاہ کرتے ہوئے نوجوان لڑکوں سے ہوشیار اور خبردار رہنے کا کہا جاتا ہے۔ مگر اس کی توقعات کے برعکس ماں نے صرف یہ کہا کہ اپنا خیال رکھنا۔ سوچنے لگی کہ شاید امی جان کو دنیا کے بارے میں کچھ زیادہ معلومات ہی نہیں ہے۔ امی جان نے مزید صرف اتنا کہا کہ سردی سے اپنے سر کو بچانا اور زیادہ فضول خرچی مت کرنا۔

والد صاحب نے خرچے کے لیے بہت ہی تھوڑے پیسے دیے تو وہ سوچنے لگی کہ جب پیسہ ہی پاس نہیں ہے تو فضول خرچی کیسے کر سکتی ہوں۔ مگر ان چیزوں کی اس نے زیادہ پرواہ نہیں کی کیونکہ اس کے ذہن میں تو وہ شاندار علاقہ گھوم رہا تھا جہاں اس نے ایک نئی دنیا کو دیکھنا تھا۔

امی جان نے چند آنسو بہانے کے علاوہ کوئی جذباتی مظاہرہ نہ کیا۔ کیتھرین سوچ رہی تھی کہ سفر کے دوران خوفناک ڈاکو ان پر حملہ کریں گے یا طوفان کا سامنا کرنا پڑے گا۔ مگر ایسا کچھ بھی نہیں ہوا۔

بس ایک مرتبہ مسز ایلن کو خیال آیا کہ شاید وہ راستے میں کچھ بھول آئی ہیں مگر یہ اندیشہ بھی غلط ثابت ہوا۔

سفر کے دوران وہ کبھی سو جاتی کبھی کھڑکی کے باہر دیکھتی اور کبھی خراٹے لیتے ہوئے مسٹر اینڈ مسز ایلن کو دیکھتی۔ مسز ایلن اگرچہ اپنے شوہر کے مقابلے میں بہت بہتر تھیں مگر نہ تو بہت خوبصورت نہ عقلمند۔ لیکن ان کی اچھی عادت کا مقابلہ کرنا ممکن نہ تھا۔

باتھ نامی علاقے میں پہنچ کر ان تمام لوگوں نے خوشی محسوس کی۔ کیتھرین حیرانی کے ساتھ صاف ستھری سڑکوں عالی، شان گھروں اور شاندار کپڑوں میں ملبوس دولت مند لوگوں کو دیکھ رہی تھی۔

امیر لوگوں کی خریداری کے لیے دکانیں اور عالی شان تھیٹر۔ ہر چیز مکمل اور بہترین تھی۔

مسز ایلن نے ہنستے ہوئے کہا کہ دیکھو ہم اپنے نئے گھر میں پہنچ گئے۔ مہنگے ہوٹل میں انہوں نے رہائش اختیار کی تھی۔ سامان اُن کے کمرے میں پہنچا دیا گیا۔ مگر اسے کھولنے سے پہلے ہی مسز اہلن کیتھرین کو لے کر باہر چلی گئیں۔ دراصل انہیں تو کیتھرین سے بھی زیادہ وہاں آنے کی خوشی تھی اور ہر چیز بھرپور طریقے سے دیکھنا چاہتی تھیں۔ اور اسی عادت کی وجہ سے تو کیتھرین انہیں بہت زیادہ پسند کرتی تھی۔ خوبصورت اشیاء اور مہنگے لباس ان کا شوق تھا۔ شاندار لباس خریدتے ہوئے کہا کہ یہ پہن کر تو میں پوری ملکہ لگوں گی۔ بلکہ ہر دکان میں وہ دونوں گئے۔ جس شاندار لباس پر نظر پڑی مسز ایلن نے خرید لیا۔

لیکن چونکہ کیتھرین کے پاس رقم تھوڑی تھی اس لیے اس نے ایک دو معمولی چیزیں ہی خریدیں۔

بعد میں کیتھرین نے لندن کے جدید فیشن کے مطابق اپنے بال بنوائے اور بہترین طریقے سے لباس زیب تن کیا۔ دونوں کیتھرین اور مسز ایلن تیار ہونے کے بعد بہت خوبصورت لگتے ہوئے اپنی مثال آپ تھے۔ کیتھرین کو بھی یقین تھا کہ اب رقص کی محفل میں کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ اعلی خاندان سے تعلق نہیں رکھتی۔ بلکہ اب تو شاید اس کے گھر والے بھی اسے نہ پہچانتے۔

اپنے آپ کو آئینے میں دیکھا تو خوشی سے کانپنے لگی۔

دوستوں کی پہلی محفل میں شامل ہونے کے لیے مسز ایلن نے بہت زیادہ تیاری کی۔ اسی لیے وہاں دیر سے پہنچے۔ Pump Room نامی شاندار کلب میں پہنچے جہاں امیر اور معزز خواتین و حضرات تفریح کے لئے جمع ہوتے۔ دلچسپ گفتگو اور کھانے پینے کے ساتھ مختلف کھیلوں سے لطف اندوز ہوتے۔ یہاں رقص کی محفل کا بھی اہتمام تھا۔

وہاں موجود معزز لوگوں کو دیکھ کر کیتھرین حیران پریشان تھی۔ البتہ ایک دوسرے کے ساتھ گفتگو میں مصروف لوگوں کو دیکھ کر اپنے آپ کو بہت تنہا محسوس کیا۔ مسٹر ایلن تو تاش کھیلنے چلے گئے جبکہ مسز ایلن کو کسی جان پہچان والے کی تلاش تھی۔ کیتھرین کو کہنے لگیں کہ میری خواہش ہے کہ جلد ہی تمہیں کوئی ایسا نوجوان مل جائے جس کے ساتھ تم رقص کر سکو۔ خوبصورت اور امیر خواتین و حضرات رقص میں مصروف تھے۔ ایک میز پر دونوں دوسرے لوگوں کے ساتھ بیٹھے تو محسوس کیا کہ وہاں ان کی موجودگی پسند نہیں کی جا رہی۔ جب سب لوگوں کو چائے کے لیے نیچے آنے کی دعوت دی گئی تو کیتھرین نے خوشی محسوس کی۔

مسٹر ایلن ان کے پاس آئے اور کیتھرین سے کہا کہ ضرور رقص کرتے ہوئے خوشی محسوس کی ہو گی تو مروت میں اس نے جواب دیا، جی بہت زیادہ۔ مگر مسز ایلن نے بتا دیا کہ اب تک کسی نے بھی اسے رقص کی دعوت نہیں دی۔ اچھی عادت ہونے کی وجہ سے مسٹر ایلن نے مسکراتے ہوئے جواب دیا کہ کوئی مسئلہ نہیں، ابھی تو بہت سی دعوتوں میں شرکت کرنی ہے۔

واپسی کے وقت دو نوجوان جو زیادہ اچھے نہیں لگ رہے تھے، کیتھرین کو ان کی آواز آئی جو اس کی تعریف کر رہے تھے۔ اگرچہ ان دونوں کو تو پسند نہ کیا مگر اپنی تعریف سن کر خوشی محسوس کی۔

اس کے بعد روزانہ ہی کیتھرین، مسز ایلن کے ساتھ سیر کے لیے جاتی۔ شاندار تھیٹر میں موسیقی سے لطف اندوز ہوتے۔ اور وہ ہال تو ان کی بہترین اور پسندیدہ جگہ تھی جہاں دولت مند لوگ خوشگوار وقت گزارتے ہوئے کھاتے پیتے، موسیقی سنتے اور رقص کرتے۔ اگرچہ وہ دونوں بھی بہترین لباس میں نظر آتیں مگر افسوس ہوتا کہ وہاں پر ان کا کوئی جاننے والا موجود نہیں ہے۔ اسی وجہ سے بعض اوقات سوچ میں پڑ جاتیں کہ کہیں چھٹیاں برباد تو نہیں کیں۔

مگر پھر ایک دن خوبصورت نوجوان کی طرف سے رقص کی دعوت ملنے پر کیتھرین نے بہت خوشی محسوس کی۔ لمبے قد کے ہینری کی عمر کیتھرین سے پانچ چھ سال زیادہ تھی۔ خوش مزاج اور اچھی عادات کا مالک۔ اس کے ساتھ رقص کرتے ہوئے بھی بالکل پریشانی محسوس نہ کی۔ رقص کرتے ہوئے تو گفتگو کا موقع نہ ملا مگر بعد میں شرارتی لہجے میں کہنے لگا کہ دیکھیں میں کتنا برا انسان ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اس لیے کبھی معاف نہیں کریں گی کیونکہ آپ کے بارے میں اب تک میں نے کچھ پوچھا ہی نہیں۔ اس کے الفاظ سن کر کیتھرین کی ہنسی نکل گئی۔

پھر مصنوعی سنجیدگی کے انداز میں کہنے لگا کہ اب میں تمام سوالات پوچھوں گا۔

آپ یہاں کب سے ہیں۔

کیتھرین نے اپنی ہنسی چھپاتے ہوئے کہا ایک ہفتہ ہو گیا ہے۔

اوہو تو کیا آپ نے پہلے بھی رقص کی محفل میں شرکت کی۔

ہاں پیر کے روز۔

کیا تھیٹر بھی گئیں۔

منگل کے روز ڈرامہ دیکھا تھا۔

کیا موسیقی کا تھیٹر دیکھا۔

ہاں بدھ کے دن۔

پھر پریشانی کے انداز میں پوچھا کہ کیا یہاں بوریت تو محسوس نہیں کی۔

کیتھرین کو اس کی گفتگو کا انداز اچھا لگ رہا تھا تو جواب دیا کہ نہیں یہ تو بہت اچھا علاقہ ہے۔

شکر ہے، آپ کی گفتگو سن کر مجھے کچھ اطمینان ہوا۔ تو اب ہم معمول کی گفتگو کر سکتے ہیں۔

اس کی دلچسپ گفتگو سے مزے لیتے ہوئے کیتھرین اپنی ہنسی چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔

اوہو میں سمجھ گیا آپ میرے بارے میں کچھ اچھی رائے نہیں رکھتیں اور اپنی ڈائری میں بھی بہت غلط لکھیں گی۔ شاید یہ کے رقص کی محفل میں ایک عجیب و غریب انسان سے ملاقات ہوئی۔ ایک تو اس نے رقص کی دعوت دے ڈالی اور دوسرے بات کرنی بھی نہیں آتی تھی۔

کیتھرین اپنی ہنسی اب مزید نہیں روک سکتی تھی تو بلند آواز سے ہنسنے لگی۔

ہینری نے بات جاری رکھی، مگر میری خواہش ہے کہ آپ اپنی ڈائری میں لکھیں کہ ایک بہت اچھے انسان سے ملاقات ہوئی تھی۔ اس کی گفتگو سے بھی بہت لطف اندوز ہوئیں۔ اسے عقلمند انسان محسوس کیا اور خواہش ہے کہ اس کے بارے میں مزید جان سکوں۔

کیتھرین کے جواب دینے سے پہلے ہی مسز ایلن اس کے پاس موجود تھیں۔ دراصل انہوں نے محسوس کیا تھا کہ ان کے شاندار کپڑوں کی آستین کچھ خراب ہو رہی ہے۔ کیتھرین کے مدد کرنے سے پہلے ہی ہینری ان کے لباس کو درست کر چکا تھا۔ مسز ایلن نے اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ آپ کو تو کپڑوں کا بہت علم ہے۔ جواب آیا کہ اپنے کپڑے خریدنے کے علاوہ میں بہن کے کپڑے خریدنے میں بھی مدد کرتا ہوں۔ نہ صرف آپ کا یہ لباس بہت شاندار ہے بلکہ آپ کے اوپر تو بہت ہی زیادہ سج رہا ہے۔ مسز ایلن نے بھی اس خوبصورت نوجوان کو بہت پسند کیا۔

کیتھرین نے ہینری کے ساتھ ایک اور رقص کیا اور دل میں اس نوجوان سے دوستی کی خواہش محسوس کی۔ بعد میں مسٹر ایلن نے بھی بتایا کہ ان کا تعارف بھی ہینری سے ہو چکا ہے۔ کیتھرین کے والد کی طرح وہ بھی پادری کے معزز پیشے سے تعلق رکھتا ہے۔ خاندان بھی معزز اور دولت مند ہے۔ کیتھرین دل ہی دل میں اس نوجوان کو پسند کرنے لگی تھی۔

دوسرے دن رقص کے ہال میں جاتے ہوئے خوشی محسوس کر رہی تھی کہ اپنے دوست ہینری سے ملاقات ہو گی۔ مگر ہر جگہ اسے تلاش کرنے کے باوجود وہ کہیں نظر نہ آیا۔ بعد میں جب مسز ایلن کے ساتھ چائے پی رہی تھی تو وہ کہنے لگیں کہ اگر یہاں پر ہمارے دوست بھی موجود ہوتے تو اس سے بہتر جگہ ممکن نہ تھی۔

مسز ایلن کی ملاقات اپنی بچپن کی سہیلی مسز تھروپ سے ہو گئی۔ دونوں نے بہت خوشی محسوس کی۔ مسز تھروپ نے بتایا کہ تین بیٹے زندگی میں اچھا مقام حاصل کر چکے ہیں۔ کیونکہ مسز ایلن کے پاس ایسا کچھ بھی بتانے کے لیے نہیں تھا اس لیے صرف مسکراتے ہوئے اپنی سہیلی کی گفتگو سنتی رہیں۔ پھر مسز تھروپ نے اپنی بیٹیوں سے ان لوگوں کا تعارف کروایا۔ کیتھرین اس وقت حیران رہ گئی جب ایزابیلا نے کہا کہ آپ کی شکل تو اپنے بھائی جیمز سے بہت ملتی جلتی ہے۔ کیتھرین کو فوری طور پر یاد آ گیا کہ واقعی جیمز اپنی کالج کے زمانے کی سہیلی اور اس کے خاندان کے ساتھ گزارے ہوئے وقت کے بارے میں بتاتا رہا تھا۔ دونوں لڑکیوں کے درمیان دوستی ہو چکی تھی اور اب وہ ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہنستے مسکراتے دلچسپ گفتگو کرتے ہوئے گھوم رہی تھیں۔

جلد ہی کیتھرین کو معلوم ہو گیا کہ ایزابیلا چونکہ اس سے چار سال بڑی ہے اس لیے اسے معاشرے کے طور طریقوں اور ادب و اداب کا بہت زیادہ علم ہے۔ اسے اور اس کی عادات کو کیتھرین نے بہت زیادہ پسند کیا۔ دوسری طرف ایزابیلا کی امی جان اپنی سہیلی مسز ایلن کے ساتھ اس جگہ کی رقص کی محفلوں کا اپنے علاقے کے ساتھ موازنہ کر رہی تھیں۔ سب دوستی کے بندھن میں بندھ چکے تھے اور فیصلہ کیا کہ شام کو نہ صرف تھیٹر ایک ساتھ جائیں گے بلکہ دوسرے دن چرچ میں بھی ملاقات کریں گے۔ کیتھرین بہت خوش تھی کہ ایزابیلا جیسی لڑکی جو نہ صرف بہت خوبصورت تھی بلکہ لباس اور انداز بھی شاندار تھے وہ اسے بلند مرتبہ لوگوں کی طرز زندگی کے بارے میں بہت زیادہ بتا سکتی تھی۔

تھیٹر میں سب لوگوں نے ملاقات کی۔ ایک دوسرے کے ساتھ بہت اچھا وقت بسر کرتے رہے۔ لیکن اس کے باوجود کیتھرین نے ہینری کی تلاش جاری رکھی۔ تھیٹر میں ہر طرف کیتھرین کی آنکھیں ہینری کو ڈھونڈتی رہیں۔ مگر وہ وہاں موجود نہیں تھا۔

دوسرے دن موسم شاندار تھا۔ دونوں سہیلیاں اگرچہ سیر و تفریح کرتی رہیں مگر کیتھرین کی نگاہیں ہر وقت ہینری کی ہی تلاش میں تھیں۔

مسٹر ایلن بھی خوشگوار ماحول میں پہنچ کر اپنی صحت کو بہتر محسوس کرنے لگے۔ جب کیتھرین سے اس علاقے کی تعریف کی تو اپنی سہیلی کے ساتھ باتوں میں مشغول وہ ان کے الفاظ نہ سن سکی۔ بعد میں رقص کی محفل اور دوسری جگہوں میں دوبارہ ہینری کو تلاش کیا مگر وہ کہیں نظر نہ آیا۔

تنہائی اب ختم ہو چکی تھی۔ مسز ایلن کو سکول کے زمانے کی سہیلی اور کیتھرین کو ایزبیلا جیسی اچھی لڑکی کی دوستی مل چکی تھی۔ وہ دونوں ہمیشہ ایک ساتھ رہتیں اور اگر موسم خراب ہوتا تو پھر بھی کوئی نہ کوئی جگہ تلاش کر کے ناولز سے لطف اندوز ہوتیں۔ کیتھرین خواہش کرتی کہ ناولز میں موجود واقعات اس کی زندگی میں بھی پیش آئیں۔ ایزابیلا کو خوفناک ناولز پڑھنے کا بہت شوق تھا اور کیتھرین سے بھی کہا کہ اسے بھی ان سے لطف اٹھانا چاہیے۔ ایزابیلا نے یہ بھی بتایا کہ وہ مردوں کی سوچ کو پسند نہیں کرتی۔ انہیں ذرا سا قریب آنے کا موقع دو تو سر پر چڑھ جاتے ہیں۔

کیتھرین نے اپنی سہیلی سے اس خوبصورت نوجوان کے بارے میں گفتگو کی۔ سہیلی نے اس کی ہمت بندھائی کہ ایک دن ضرور اس سے ملاقات ہو جائے گی۔ پھر کہاں کہ آج رات کی دعوت کے لیے ہم دونوں بالکل ایک جیسا لباس پہنیں گے۔ یہ مردوں کو دیکھنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ پھر پوچھنے لگی کہ تمہیں کس قسم کے مرد اچھے لگتے ہیں۔ کس طرح کے بالوں کا رنگ۔ کس رنگ کی انکھیں۔

جواب دیا کہ میں نے اس چیز پر غور نہیں کیا مگر ذہن میں تھا کہ مسٹر ہینری جیسے ہونے چاہئیں۔

دونوں میں گہری دوستی کی وجہ سے جب رقص کی محفل میں ایزابیلا صرف پانچ منٹ دیر سے پہنچی تو کیتھرین نے محسوس کیا کہ جیسے بہت زیادہ اس نے انتظار کروایا۔ پھر دونوں خاموشی سے دور ایک ایسے کونے میں بیٹھ گئیں جہاں ان کی گفتگو میں کوئی مداخلت نہ کر سکے اور وہ تمام آنے والے لوگوں پر نظر بھی رکھ سکیں۔ ایزابیلا نے کہا کہ دو آدمی ہم پر بہت زیادہ توجہ دے رہے ہیں۔ اگرچہ ایک خوبصورت نوجوان ہے مگر میں اس پر بالکل توجہ نہیں دوں گی۔ جب کیتھرین نے بتایا کہ وہ دونوں چلے گئے ہیں تو پوچھنے لگی کس طرف کو گئے ہیں۔ اچھا ہوا چلے گئے۔ لیکن پھر کچھ خریداری کا بہانہ کرتے ہوئے ان کی طرف ہی چلتے ہوئے کہنے لگی کہ اگر ان مردوں پر توجہ دی جائے تو یہ بہت مغرور ہو جاتے ہیں، اس لیے میں تو ان کی طرف بالکل بھی توجہ نہیں دوں گی۔

کیتھرین اپنی سہیلی ایزابیلا کی سوچ اور عادت کو سمجھنے میں مکمل ناکام رہی تھی۔

دونوں سہیلیوں نے اس وقت خوشی محسوس کی جب دونوں کے بھائی جیمز اور جون تیز رفتار گھوڑا گاڑی چلاتے ہوئے ان تک پہنچ گئے۔ ایزابیلا کا موٹا تازہ بھائی جو زیادہ خوبصورت بھی نہیں تھا اپنی خوبصورت بگھی اور تیز رفتار گھوڑے کی تعریف کرتا رہا۔ کیتھرین نے محسوس کر لیا کہ اگرچہ اس کا اپنا بھائی زیادہ خوبصورت ہے مگر بہت تھوڑا بولتا ہے، اس کے برعکس ایزابیلا کا بھائی بہت ہی زیادہ باتیں کرنے والا اور شیخی خور اہے۔ اگرچہ کیتھرین کی بالکل خواہش نہیں تھی مگر پھر بھی وہ زبردستی کہنے لگا کہ جب تک میں یہاں پر ہوں روزانہ آپ کو اس پر سیر کراؤں گا۔ کیتھرین نہ اسے پسند کر رہی تھی اور نہ اس کی گفتگو کو مگر اپنی سہیلی کے بھائی ہونے کی وجہ سے برداشت کرنے پر مجبور تھی۔ گفتگو کا موضوع تبدیل کرنے کے لیے اس سے کتابوں کے بارے میں گفتگو شروع کی تو جلد ہی پتہ چل گیا کہ اسے مطالعے کا بالکل بھی شوق نہیں ہے۔

بعد میں کیتھرین کے بھائی جیمز نے اس سے پوچھا کہ جون کیسا لگا تو وہ دوبارہ جھوٹ بولتے ہوئے کہہ دیا کہ اچھا انسان ہے۔ پھر کہا کہ اس کی بہن تو بہت ہی اچھی ہے۔ یہ بات سن کر جیمز نے بہت خوشی محسوس کی۔ کہنے لگا کہ وہ اور اس کا خاندان دونوں ہی بہت اچھے ہیں۔

بھائی کے پوچھنے پر بتایا کہ یہاں پر بہت خوش ہوں اور تم یہاں پر آ گئے ہو تو اس خوشی میں مزید اضافہ ہو چکا ہے۔ بھائی نے بھی بہن کی تعریف کی۔

رقص کی محفل میں جیمز اور ایزابیلا رقص کے لیے تیار تھے مگر کیتھرین کے لیے کوئی ساتھی موجود نہ تھا۔ ایزابیلا نے کہا کہ جب تک میرا بھائی نہیں آجاتا ہمیں بھی ڈانس نہیں کرنا چاہیے۔ کیتھرین نے یہ بات سن کر خوشی محسوس کی مگر کچھ دیر بعد ہی ایزابیلا نے کہا کہ تمہارے بھائی کی بہت زیادہ خواہش ہے کہ ہم رقص شروع کر دیں۔ میرا بھائی جلد ہی پہنچ جائے گا تو تم بھی رقص کرنے آجانا۔

کیتھرین نے نہ صرف شرمندگی محسوس کی بلکہ ایزابیلا کے بھائی پر غصہ بھی آرہا تھا۔ کچھ دیر بعد غصے میں اس وقت اضافہ ہو گیا جب

ہینری کو ایک خوبصورت لڑکی کے ساتھ ہاتھ میں ہاتھ ڈالے آتے ہوئے دیکھا۔ سوچنے لگی کہ کیا یہ لڑکی ہینری کی بیوی ہو گی۔ مگر جلد ہی معلوم ہو گیا کہ یہ تو اس کی بہن ہے۔

کیتھرین کو دیکھا تو ہینری نے محبت سے اس کے ساتھ گفتگو کی اور بتایا کہ جلدی میں اپنے گھر جانا پڑا تھا۔ پھر کیتھرین کو رقص کی دعوت دی۔ اگرچہ اس نے بہت خوشی محسوس کی مگر بتایا کہ جون کا انتظار ہے جس سے رقص کا وعدہ کیا ہے۔ جون آ گیا۔ اس کے ساتھ رقص بھی شروع کیا مگر جلد ہی احساس ہو گیا کہ وہ بے مقصد گفتگو کر رہا ہے۔ لیکن کچھ دیر بعد جب ہینری کی بہن کے ساتھ گفتگو شروع ہوئی تو اسے بہت ہی پسند کیا۔ نہ صرف اس میں قدرتی حسن تھا بلکہ بات چیت بھی بہت تمیز سے کر رہی تھی۔ بعد میں ایزابیلا سے بھی اس کا تعارف کروایا۔ ایزابیلا نے آہستگی سے کہا کہ اپنے خوابوں کے شہزادے کو بھی تو دکھاؤ۔ وہ کہاں ہے۔ میں تو بے چین ہوں کہ جلدی سے تمہاری محبت کو دیکھوں۔

دوبارہ رقص شروع ہوا تو ایزابیلا نے کہا کہ اب ہمیں مختلف مردوں کے ساتھ رقص کرنا چاہیے۔ لیکن کیتھرین اور اس کے بھائی نے اعتراض کیا تو ایزابیلا کہنے لگی کہ مرد ہمیشہ اپنی ہی چلاتے ہیں۔ یہ سن کر کیتھرین نے نرم لہجے میں کہا کہ اگر آپ کی خواہش ہے کہ کسی دوسرے کے ساتھ رقص کریں تو کوئی مسئلہ نہیں۔

جون اچانک وہاں سے چلا گیا تو کیتھرین کی خواہش ہوئی کہ ہینری نظر آئے تو اس کے ساتھ رقص کرے۔ جون نے دوبارہ آ کر رقص کی دعوت دی تو کیتھرین نے منع کر دیا۔

باقی شام بڑی عمر کی خواتین کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے گزاری مگر بوریت محسوس کرتی رہی۔

رات کو شاندار نیند کے مزے لینے کے بعد دوسرے دن سوچا رقص کے ہال میں جلدی جا کر ہینری کی بہن سے تعلقات بنائے گی۔ مگر دوپہر کے وقت جون گھر میں پہنچ گیا۔ کیتھرین سے کہا کہ آپ کی خواہش تھی کہ میری گھوڑا گاڑی میں بیٹھ کر سیر کریں گی تو میں حاضر ہوں۔ میری شاندار گھوڑا گاڑی میں آپ کی سہیلی ایزابیلا بھی موجود ہے۔ پہلے تو کیتھرین نے بہانہ بنا کر بچنے کی کوشش کی اور پھر مسز ایلن سے پوچھا۔ ان کا جواب کیا کہ جہاں پسند کرو وہاں چلی جاؤ اور وہ جانے کے لیے تیار ہو گئی۔

ایزابیلا نے خوش دلی کے ساتھ اس کا استقبال کیا اور کہا کہ تمہارے ساتھ بہت زیادہ باتیں کرنی ہیں۔ لیکن بھائی کی ہر بات اپنی تعریف سے شروع ہو کر اپنی تعریف پر ہی ختم ہو رہی تھی۔ کیتھرین نے اسے اور اس کی گفتگو کو سخت ناپسند کیا۔ مگر اس کے بھائی کا دوست اور سہیلی کا بھائی تھا تو اس لیے اپنی ناپسندیدگی کا اظہار بھی نہیں کر سکتی تھی۔ ڈھائی گھنٹے کے بعد جب دوبارہ گھر پہنچی تو سکون کا سانس لیا اور جب ایزابیلا نے کہا کہ دیکھو ہم نے کتنا اچھا وقت گزارا تو دل چاہ رہا تھا کہ سچ زبان پر لے آئے۔

مسز ایلن نے اسے بتایا کہ وہ رقص کے ہال میں گئی تھیں۔ وہاں پر دوسری بہت سی سہیلیوں کے علاوہ ہینری کی بہن سے بھی ملاقات ہوئی۔ پھر اس کی اور اس کے خاندان کی بہت زیادہ تعریفیں کرتی رہیں۔ بتایا کہ ان کی والدہ بہت ہی امیر خاندان سے تعلق رکھتی تھیں جو کہ فوت ہو چکی ہیں اور باپ فوج کے جنرل۔ پھر جب ہینری کی بھی تعریف کی گئی تو کیتھرین کو اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ اسے بھی رقص کی محفل میں موجود ہونا چاہیے تھا۔

وہ اتنے اچھے لوگوں کو چھوڑ کر دوسرے لوگوں کے ساتھ بوریت سے بھرپور وقت گزارتی رہی تھی۔

بعد میں جب ایزابیلا سے ملاقات ہوئی تو اس نے زمانے بھر کی باتوں کے بعد کیتھرین سے کہا کہ میری پیاری سہیلی تم بہت ہی خوبصورت ہو، ہر شخص تمہیں پسند کرتا ہے۔ نہ صرف میرا بھائی تم سے محبت کرنے لگا ہے بلکہ میرا خیال ہے کہ ہینری بھی تمہارے لیے ہی یہاں پر واپس آیا ہے۔ اپنے لباس کے بارے میں پوچھنے کے بعد اس نے کہا کہ تمہارے بھائی جیمز اور میری سوچیں بہت زیادہ ملتی جلتی ہیں اور اب ہم دونوں ہی یہاں پر بوریت محسوس کر رہے ہیں۔

کیتھرین نے محسوس کیا اس کی سہیلی اپنی اہمیت کا احساس دلا رہی ہے اور دوسرے دن رقص کی محفل میں بھی اس کا بھائی ایزابیلا کے ساتھ گفتگو میں مصروف رہا اور کیتھرین کو ان دونوں نے مکمل نظر انداز کر دیا۔ مگر پھر ہینری کی بہن وہاں پر آ گئی تو اس کے ساتھ بہت اچھا وقت گزرا۔ کیتھرین کی گفتگو سے ہینری کی بہن سمجھ چکی تھی کہ یہ اس کے بھائی سے محبت کرنے لگی ہے اور اس چیز کا برا بھی محسوس نہیں کیا۔ اسے بھی اندازہ تھا کہ ہینری بھی کیتھرین میں دلچسپی لے رہا ہے۔ اسی لیے بتانے لگی کہ آج ہینری نے والد صاحب کے ساتھ سیر کے لیے جانا تھا اس لیے یہاں پر نہیں آیا۔

کیتھرین کے دل میں ہینری کا خیال تھا اس لیے جہاں تک ممکن ہوا جون سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کی۔ دوبارہ رقص کی محفل میں گئی تو ہینری کے لیے شاندار لباس میں ملبوس تھی۔ ایزابیلا نے اسے کہا کہ میں تمہارے بھائی کے ساتھ رقص شروع کر رہی ہوں اور تمہیں میرے بھائی جون کا انتظار کرنا پڑے گا۔ کیتھرین کا جواب سننے سے پہلے ہی وہاں سے چلی گئی۔

پھر ہینری اور جون دونوں کو ایک ساتھ اندر داخل ہوتے دیکھا تو پریشان ہو گئی۔ مگر ہینری نے پہلے رقص کی دعوت دے دی تو خوشی محسوس کی اور دونوں نے رقص شروع کر دیا۔ مگر اس وقت سخت پریشانی محسوس کی جب جون نے نزدیک آ کر بولنا شروع کر دیا کہ دیکھیں میں تو آپ کے ساتھ رقص کا خواہش مند تھا مگر آپ نے مجھے دھوکہ دے کر کسی دوسرے کے ساتھ رقص شروع کر دیا۔ جس کے ساتھ رقص میں مصروف ہیں نہ تو میں انہیں جانتا ہوں اور نہ ہی آپ نے میرا تعارف کروایا۔

اگر یہ بھی خواہش کریں گے تو اپنے شاندار گھوڑے پر میں انہیں بھی سیر کروا سکتا ہوں۔

اس کے جانے کے بعد ہینری کہنے لگا کہ یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے۔ آپ اور میں رقص میں مصروف ہیں اور وہ مسلسل بولے جا رہا ہے۔ میں نے بڑی مشکل سے اسے برداشت کیا۔ لیکن کیا میں خواہش کر سکتا ہوں کہ اب اگر یہ شخص یا کوئی بھی شخص ہمارے رقص میں مداخلت کرے تو آپ اس پر بالکل توجہ نہ دیں۔

کیتھرین نے خوشی سے جھومتے ہوئے کہا کہ میری ہرگز یہ خواہش نہیں ہو گی کہ آپ کی موجودگی میں کسی دوسرے شخص سے بات کروں۔

محسوس کرتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔ پھر پوچھا کہ کیا اس علاقے میں بوریت تو محسوس نہیں کرنے لگیں تو کیتھرین نے جواب دیا کہ آپ کی موجودگی میں بوریت کا احساس کیسے ہو سکتا ہے۔ بعد میں کیتھرین نے ہینری کو ایک بڑی عمر کے ادمی کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے دیکھا۔ بعد میں ہینری نے بتایا کہ جنرل صاحب میرے والد ہیں اور تمہارے بارے میں ہی پوچھ رہے تھے۔

گفتگو کے دوران ہینری، اس کی بہن اور کیتھرین نے محسوس کیا کہ پر فضا مقام پر چہل قدمی تینوں کو ہی مشترکہ طور پر پسند ہے۔ ایک ساتھ سیر کا پروگرام بنایا مگر بارش آنے کی وجہ سے پریشان ہو گئی۔ مسز ایلن سے کہا کہ اگرچہ سڑکیں خراب ہوں گی مگر میری خواہش

ہے کہ پھر بھی چلی جاؤں۔ مگر خوش قسمتی سے مقررہ وقت پر موسم ٹھیک ہو چکا تھا۔ کیتھرین، ہینری اور اس کی بہن کا انتظار کر رہی تھی مگر ان کی جگہ ایزابیلا اس کا بھائی جیمز پہنچ گئے۔ کہنے لگے وہ بہت پرانا قلع دیکھنے جا رہے ہیں تو تمہیں بھی ساتھ چلنا چاہیے۔ جب کیتھرین نے بتایا کہ میں تو ہینری اور اس کی بہن کا انتظار کر رہی ہوں تو جون نے کہا کہ خراب موسم کی وجہ سے ان کا آنا ممکن نہ ہو گا۔ بلکہ مجھے وہ راستے میں ملا تھا۔ بتایا تھا کہ وہ نہیں آئیں گے۔ جب زیادہ اصرار کیا گیا تو کیتھرین ان کے ساتھ جانے کے لیے تیار ہو گئی۔ سفر کے دوران قلعہ دیکھنے کی خوشی تھی مگر ہینری اور اس کی بہن نہیں آئے اس چیز کی فکر۔

جیمز مسلسل اپنی تعریف کئے جا رہا ہے یہ بات بھی پسند نہ کی۔

راستے میں اچانک کیتھرین کو ہینری اور اس کی بہن ایسی جگہ نظر آئے جہاں سیر کا وعدہ کیا گیا تھا۔ کیتھرین کو شرمندگی تھی اور جیمز سے کہا کہ آپ کو مجھ سے جھوٹ نہیں بولنا چاہیے تھا۔ گھوڑا گاڑی روکیں۔ وہ دیکھیں وہ دونوں موجود ہیں۔ میں نے ان سے ملاقات کرنی ہے۔ مگر روکنے کی بجائے اس نے رفتار اور زیادہ تیز کر دی۔ کیتھرین نے شدید ناراضگی کا اظہار کیا۔ اور جب اپنی مقررہ جگہ قلعے پر پہنچے تو کافی دیر ہو چکی تھی۔ کیتھرین کے بھائی کو بہت برا بھلا کہا کہ دیکھو نہ تو تمہارے پاس اپنی گھوڑا گاڑی ہے اور تمہاری سست رفتاری کی وجہ سے ہم دیر سے پہنچے۔

جب کیتھرین نے کہا کہ بھائی کے پاس اتنی رقم نہیں ہے تو جیمز غصے میں کہنے لگا کہ اتنی رقم تو کم از کم انسان کے پاس ہونی ہی چاہیے۔ پھر دونوں میں گھر واپسی تک کوئی بات نہیں ہوئی۔ ملازم نے بتایا کہ آپ کے جانے کے کچھ دیر بعد ہی آپ کے دوست ملاقات کے لیے آئے تھے۔ جبکہ مسٹر ایلن نے فکرمندی سے کہا کہ مجھے خوشی ہے آپ کا بھائی خیریت سے آپ کو واپس لے آیا ورنہ وہاں پریشانی کا سامنا کرنا پڑ سکتا تھا۔

کیتھرین کو شرمندگی تھی کہ ہینری اور اس کی بہن سے وعدے کے مطابق ملاقات نہ کر سکی تو خود ان کے گھر گئی۔ مگر پتہ چلا کہ وہ گھر میں موجود نہیں ہیں۔ کیتھرین کو احساس ہوا کہ بہن اگرچہ اندر ہے مگر ناراضگی کی وجہ سے ملنا نہیں چاہتی۔ مگر ذہین لڑکی کو اندازہ ہو گیا کہ اس کی اپنی غلطی کی وجہ سے ہی تمام غلط فہمیاں پیدا ہوئی ہیں۔

بعد میں ڈرامہ دیکھنے تھیٹر گئی تو ہینری بھی نظر آیا۔ مگر صاف نظر آ رہا تھا کہ غصے کی وجہ سے کیتھرین کو نظر انداز کر رہا ہے۔ اپنی غلطی کا احساس ہونے کی وجہ سے کیتھرین کی شدید خواہش تھی کہ ہینری سے جلد از جلد ملاقات کر کے اصل صورتحال سے آگاہ کرے۔

ڈرامہ ختم ہونے کے بعد موقع ملا تو ہینری سے ملاقات کی اور بتایا کہ جیمز کے جھوٹ بولنے کی وجہ سے غلط فہمی پیدا ہوئی۔ جلد ہی دونوں میں دوبارہ دوستی ہو چکی تھی اور دلچسپ گفتگو میں مصروف تھے۔ مگر پھر کیتھرین نے دیکھا کہ جون ہینری کے جنرل والد کے ساتھ بیٹھا ہوا گفتگو کر رہا ہے اور دونوں بار بار کیتھرین کی طرف ہی دیکھ رہے ہیں۔

دونوں نے دوسرے دن ایک ساتھ سیر کا ارادہ کیا۔ مگر ایزابیلا اپنے بھائی کے ساتھ اس کے پاس آ گئی اور کہا کہ ہینری کے بجائے ان کے ساتھ سیر کرنے کے لیے جانا چاہیے۔ انکار پر روتے ہوئے کہا کہ دیکھو، ہم دونوں دوست ہیں مگر تم مجھے ٹھکرا رہی ہو، کسی اور کی خاطر۔ کیتھرین نے دوبارہ آرام سے منع کر دیا تو اس کا بھائی کہنے لگا کہ اگر ایسی بات ہے تو ٹھیک ہے، میں ہینری کی بہن کو سیر کے لیے

لے جاؤں گا۔ میں تو تمہیں بتانا ہی بھول گیا کہ وہ تو اس چیز کے لیے تیار بھی ہو چکی ہے۔ دراصل میں اس کے پاس گیا تھا اور اسے تمہارا جھوٹا پیغام دے دیا کہ تم مصروفیت کی وجہ سے ان کے ساتھ سیر نہیں کر سکتیں تو وہ میرے ساتھ جانے کے لیے تیار بھی ہو گئی۔

یہ بات سننے کے بعد کیتھرین کو بہت سخت افسوس بھی ہوا اور غصہ بھی چڑھ گیا کہ اس کی طرف سے جھوٹا پیغام اس کے دوستوں کو پہنچایا گیا۔

فوری طور پر سوچا کہ دوسری مرتبہ غلط فہمی پیدا نہیں ہونی چاہیے تو اسی وقت ہینری اور اس کی بہن کے گھر پہنچ گئی۔ پریشانی میں کہا کہ اس کی طرف سے جھوٹا پیغام پہنچایا گیا ہے۔ ہینری کے جنرل والد سے اس کا تعارف کروایا گیا اور جلد ہی سب اصل صورتحال سے آگاہ ہو چکے تھے۔ ہینری کے والد صاحب کا رویہ بھی اس کے ساتھ اچھا تھا۔

واپس گھر آنے کے بعد جب مسٹر ایلن کو اصل صورتحال کا علم ہوا تو انہوں نے مشورہ دیا کہ ہینری اور اس کی بہن کے ساتھ اکیلے گھومنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

بعد میں کیتھرین، ہینری اور اس کی بہن کے ساتھ سیر کرنے گئی تو بہت اچھا وقت گزرا۔ تینوں نے کتابوں وغیرہ کے بارے میں دلچسپ گفتگو کو بہت پسند کیا۔ کیتھرین حیران تھی اس کے ان دونوں دوستوں کا علم کتنا وسیع ہے۔ ہر موضوع پر وہ گفتگو کر سکتے تھے۔ اب اسے بھی تعلیم کی اہمیت کا احساس ہوا۔ نہ صرف ان دونوں کے ساتھ وہ بہت خوش رہی بلکہ اسے گھر پر کھانے کی بھی دعوت دے دی گئی۔

جب کیتھرین کو پتہ چلا اگرچہ جون کے ساتھ اس کی بہنیں سیر کے لیے گئی تھیں مگر انہوں نے بہت زیادہ بوریت محسوس کی۔ ایزابیلا چونکہ کیتھرین کے بھائی جیمز میں دلچسپی لے رہی تھی اس لیے کوشش تھی کہ کیتھرین کے ساتھ تعلقات اچھے ہی رہیں۔ کیتھرین کو جب پتہ چلا کہ اس کا بھائی جیمز، ایزابیلا کے ساتھ شادی کا خواہش مند ہے تو اس نے بہت زیادہ خوشی محسوس کی۔

اگرچہ جون کی خواہش تھی کہ اس کی شادی کیتھرین کے ساتھ ہو جائے مگر کیتھرین تو ہینری کو پسند کر رہی تھی۔ کھانے کی دعوت میں اس کے گھر گئی۔ بہن، بھائی اور والد صاحب اگرچہ تینوں کا رویہ ہی اچھا تھا لیکن واپسی کے وقت کیتھرین سوچ رہی تھی کہ اس کے ذہن میں جتنا خوش ہونے کا تصور تھا وہاں پر اتنی خوشی نہیں ملی۔ جب یہ بات اپنی سہیلی ایزابیلا کو بتائی تو اس نے کہا کہ وہ لوگ اپنے آپ کو بہت برتر اور اعلیٰ تصور کرتے ہیں۔ وہ ہم لوگوں سے مختلف ہیں۔ اگر تم غور کرو تو پتہ چل جائے گا کہ ہم لوگ تم سے زیادہ محبت کرتے ہیں اور خاص طور پر جون تو تمہیں بہت ہی پسند کرتا ہے۔ کیتھرین نے کہا کہ میں نے تو ویسے ہی بات کر دی تھی ان لوگوں کا رویہ میرے ساتھ اچھا تھا۔

بعد میں کیتھرین نے سوچا کہ ان لوگوں کا رویہ تو اچھا ہی تھا۔ دوسرے دن رقص کے ہال میں ہینری سے ملاقات ہوئی اور وہ دونوں رقص سے لطف اندوز ہوئے۔ ہینری کا بڑا بھائی کیپٹن Captain Frederick Tilney بھی وہاں پر موجود تھا اور اس نے خواہش ظاہر کی کہ ایزابیلا سے اس کا تعارف کروایا جائے۔ اگرچہ کیتھرین نے اسے بتا دیا کہ اس کی شادی میرے بھائی سے ہونے والی مگر کچھ دیر بعد دیکھا تو کیپٹن اور ایزابیلا رقص کرنے میں مصروف تھے۔ بعد میں ایزابیلا نے بتایا کہ اگرچہ میرا رقص کرنے کا ارادہ نہیں تھا

لیکن کیپٹن کہ اصرار پر کرنا ہی پڑا۔ لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ میری طرح تم بھی کہنے پر مجبور ہو جاؤ گی کہ وہ بہت خوبصورت ہے۔

کیتھرین نے مروت میں ہاں میں ہاں ملا دی۔

جیمز کے والد نے بیٹے کی شادی کا سن کر نہ صرف بہت خوشی محسوس کی بلکہ اسے رقم دینے کا بھی وعدہ کیا۔ جب اس رقم کے بارے میں ایزابیلا کی والدہ کو پتہ چلا تو کہنے لگی کہ انہیں تو اپنے بیٹے کے لیے اس سے بہت زیادہ کرنا چاہیے تھا۔ بیٹی نے جواب دیا کہ پادری ہونے کی وجہ سے جیمز کی تنخواہ تو بہت ہی کم ہو گی۔ باپ کی طرف سے بھی امداد کم ہی ملی ہے۔ مگر چونکہ اپنے شوہر سے محبت کرتی ہوں اس لیے کم پیسوں میں بھی اس کے ساتھ گزارا کر ہی لوں گی۔ کیتھرین کو ان لوگوں کی گفتگو پسند نہ آئی۔

ہینری اور اس کی بہن نے بتایا کہ ہم واپس جا رہے ہیں۔ یہ خبر سن کر کیتھرین اداس ہو گئی۔ مگر اسی وقت ہینری کے جنرل والد اندر داخل ہوئے اور کیتھرین کو دعوت دے دی کہ وہ ان کے ساتھ انکی رہائش گاہ نارتھ اینگر ایبے چلے۔ اس دعوت سے کیتھرین نے ناقابل یقین خوشی محسوس کی۔ ایک پرانی اور پراسرار حویلی دیکھنے کی ہمیشہ سے اس کی خواہش رہی تھی۔ چاہتی تھی کہ اس کے اندھیرے اور پرانے کمروں میں چھپی ہوئی پراسرار کہانیاں اور راز دریافت کرے۔

ایزابیلا سے ملاقات ہوئی اور رقص کے ہال میں بیٹھ کر انہوں نے گفتگو شروع کی۔ کیتھرین نے اندازہ کر لیا کہ اس کی سہیلی کی آنکھیں کسی کو تلاش کر رہی ہیں تو مذاق کیا کہ جیمز جلد ہی یہاں پر پہنچ جائے گا۔ جس پر سہیلی نے جواب دیا کہ ضروری تو نہیں کہ میں ہمیشہ اسی کا انتظار کروں۔ پھر نارتھ اینگر ایبے میں جانے پر اسے مبارکباد پیش کی۔ بتانے لگی کہ جون کا خط آیا ہے اور اس نے تم سے شادی کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ یہ بات سن کر حیران پریشان کیتھرین نے آہستگی سے سمجھانے کی کوشش کی کہ نہ تو اسے جون سے محبت ہے اور نہ ہی اس سے شادی کا خیال کبھی دل میں آیا۔

سہیلی نے جواب دیا کہ میں تمہاری سوچ کو سمجھ سکتی ہوں۔ انسان کی سوچ اور فیصلے کسی وقت بھی تبدیل ہو سکتے ہیں اور اسے تبدیل کرنے کا اختیار بھی حاصل ہوتا ہے۔ لیکن تمہاری سہیلی ہونے کی وجہ سے میرا مشورہ ہے کہ تم احتیاط کے ساتھ کوئی بھی قدم اٹھانا۔ جلد کیے گئے فیصلوں سے نقصان بھی ہو سکتا ہے۔ اسی گفتگو کے دوران ہینری کا کیپٹن بھائی ان کے پاس آ گیا اور ایزابیلا سے بہت گرم جوشی سے ملاقات کی۔ دونوں نے ہلکی آواز میں آپس میں گفتگو شروع کر دی۔ کیتھرین نے اس چیز کو پسند نہیں کیا اور اپنی سہیلی سے کہا کہ ہمیں مسز ایلن کے پاس جانا چاہیے۔ اس نے جواب دیا کہ میں مصروف ہوں تم اکیلے ہی چلی جاؤ۔ کیتھرین حیران تھی کہ ایک طرف اس کے بھائی سے شادی کی خواہش کا اظہار کر رہی ہے اور دوسری طرف غیر مرد میں بھی دلچسپی لے رہی ہے۔

پہلے تو کیتھرین نے سوچا کہ یہ صرف اس کا شک ہے مگر پھر اندازہ ہو گیا کہ ایزابیلا ہینری کے کیپٹن بھائی میں ضرورت سے زیادہ دلچسپی لے رہی ہے۔ جیمز نے بھی یہ بات محسوس کر لی اور اس کے دل پر چوٹ لگی۔ کیتھرین نے کافی سوچنے کے بعد ہینری سے اس موضوع پر بات کی تو اس نے بتایا کہ میرا بھائی من مانی کرنے والا انسان ہے۔ اس موضوع پر میں بھی اس سے بات کر چکا ہوں اور اسے بتا چکا ہوں کہ ایک لڑکی جس کی شادی ہونے والی ہے اس سے فلرٹ نہیں کرنا چاہیے۔ لیکن جو اس کا دل چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔ بلکہ ہر انسان اپنے فیصلے کرنے میں آزاد ہوتا ہے۔ دراصل ایزابیلا کو منگنی کے بعد کسی دوسرے مرد کو قریب آنے کی اجازت دینی ہی نہیں چاہیے تھی۔ لیکن دیکھو، ایسا جان بوجھ کر کر رہی ہے۔ تو ہمیں اس معاملے میں دخل اندازی کرنے کے بجائے ان تینوں کو اپنے فیصلے

خود کرنے دینے چاہئیں۔ میرا خیال ہے کہ کچھ دن بعد میرا بھائی چلا جائے گا اور پھر آپ کا بھائی اور اس کی منگیتر ماضی کو سوچ کر ہنس رہے ہوں گے۔

ہینری، اس کی بہن اور جنرل والد صاحب کیتھرین کو اپنے ساتھ نارتھ اینگر ایبے چلنے کی دعوت دے چکے تھے تو ان کی روانگی کے وقت وہ بھی ان کے ساتھ وہاں جا رہی تھی۔ ایک نئی اور پر اسرار جگہ دیکھنے کی ذہن میں خوشی تھی۔ مگر جلد ہی محسوس کر لیا کہ جنرل صاحب اپنے بچوں بلکہ ہر شخص پر حکم چلانے کے عادی ہیں۔ چاہتے ہیں کہ ہر کام صرف ان کی مرضی کے مطابق کیا جائے۔ لیکن حیران کن طریقے پر کیتھرین کو کہا کہ ارد گرد کے نظارے بہت خوبصورت ہیں تو وہ خود پیچھے بیٹھ جاتے ہیں۔ کیتھرین کو ہینری کے ساتھ بیٹھ کر قدرت کے نظاروں سے لطف اندوز ہونا چاہیے۔ شکریہ ادا کرتے ہوئے ہینری کے ساتھ بیٹھ گئی اور اس سے زیادہ خوشی تو ممکن ہی نہ تھی۔ ہینری نے بتایا کہ اس کا اپنا گھر والد صاحب کے گھر سے بیس میل دور چرچ کے قریب واقع ہے۔ زیادہ وقت وہاں پر ہی گزارتا ہے۔ صرف اپنی بہن سے جدائی کا احساس ہوتا ہے۔ پھر کیتھرین سے پوچھا کہ ایک پرانی حویلی میں جا رہی ہو، اگر خوفناک واقعات کا سامنا کرنا پڑ گیا تو خوفزدہ تو نہیں ہو جاؤ گی۔ معلوم نہیں کہ تم اتنی بہادر ہو بھی کہ نہیں۔

کیتھرین نے ہنستے ہوئے کہا کہ وہاں پر دوسرے لوگ بھی تو رہتے ہیں۔

ہینری نے اسے تسلی دلاتے ہوئے کہا کہ ناولز میں تو بہت ہی زیادہ خراب حالات پیش کیے جاتے ہیں۔ اس حویلی کی حالت تو بہت بہتر ہے۔ مگر پھر کیتھرین کو خوف کا احساس دلاتے ہوئے کہنے لگا کہ تمہاری رہائش دوسرے لوگوں سے بالکل علیحدہ ہو گی۔ تمہیں وہاں تک ملازمہ کے ساتھ پہنچتے ہوئے اندھیرے راستوں سے گزرنا پڑے گا۔ ان کمروں میں لوگوں نے اپنا اخری سانس بھی لیا ہے۔ کیا اتنی ہمت ہے کہ ان خوفناک کمروں میں اکیلی بالکل تنہا رات گزار سکو۔

کیتھرین نے کہا کہ آپ نے تو مجھے ڈرا ہی دیا۔ اتنا خوفناک منظر تو صرف ناولز میں پیش کیا جاتا ہے۔

ہینری نے مزید ڈراتے ہوئے کہا کہ آتش دان کے اوپر بہت ہی پرانی ایک فوجی کی تصویر بھی موجود ہو گی۔ جس کی انکھیں تمہیں غور سے دیکھ رہی ہوں گی۔ تمہیں کمرے کے باہر سے کسی کے چلنے کی اوازیں سنائی دیں گی۔

کیتھرین حقیقت میں بہت زیادہ خوفزدہ ہو کر پوچھنے لگی کیا واقعی وہاں پر جن بھوتوں کا بسیرہ ہے۔

ہینری نے جواب دیا کہ کم از کم پہلی رات کو تو تمہیں ضرور خوف کا احساس ہو گا۔ ہاں ممکن ہے کہ بعد میں بھی شدید طوفان سے حویلی لرزنے لگے۔ اور پھر خوفزدہ ہوتے ہوئے تم موم بتی کی روشنی میں کوئی خفیہ راستہ بھی دریافت کر سکتی ہو۔ اگرچہ خوف محسوس کرو گی لیکن کیسے ممکن ہے کہ اس خفیہ راستے کے دوسری طرف موجود جگہ جانے سے انکار کر دو۔ وہاں پر تمہیں خنجر تلواریں اور خون بھی نظر آئے گا۔ وہاں موجود الماری کے اندر ایک مظلوم لڑکی کی ڈائری ملے گی۔ خوفزدہ حالت میں اپنے بستر کے اندر گھس کر اس کا مطالعہ کرو گی۔

شدید خوف کی وجہ سے کیتھرین کی حالت خراب ہو چکی تھی۔ لیکن جب ہینری کو مسکراتے ہوئے دیکھا تو سمجھ گئی کہ اس کے ساتھ دراصل مذاق کیا جا رہا تھا۔ اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا کہ آپ کہانی بنانے اور سنانے کے ماہر ہیں۔ لیکن یہ تو ممکن ہی نہیں کہ آپ کی اچھی بہن مجھے کوئی ایسا کمرہ دے دے جہاں آسیب کا بسیرا ہو۔

حویلی پہنچنے کے بعد کیتھرین کی امیدوں پر پانی پھر گیا۔ کیونکہ کھانے کا کمرہ تو جدید طرز اور نئے فرنیچر پر مشتمل تھا۔ اور پھر جب اپنے کمرے کو دیکھا تو مایوسی میں مزید اضافہ ہو گیا۔۔ وہ تو بہت ہی نیا اور آرام دہ کمرہ تھا۔ ہینری کی بتائی ہوئی کوئی بھی خوفناک چیز وہاں پر موجود نہ تھی۔

اس نے سوچا کہ جنرل صاحب وقت کے پابند ہیں تو جلدی سے کھانے کی میز پر پہنچ جانا چاہیے۔ مگر پھر ایک پرانی الماری نظر آئی تو ذہن میں خیال آیا کہ کہیں اس کے اندر واقعی کسی لڑکی کی ڈائری موجود نہ ہو۔ کسی پرانی زبان میں الماری کے اوپر کچھ تحریر بھی کیا گیا تھا جو کیتھرین کو سمجھ نہ آیا۔ ذہن میں خیال آیا کہ اس کے اندر واقعی کوئی پراسرار چیز ملے گی اور کافی دیر تک کوشش کرنے کے بعد بہت مشکل سے اسے کھولنے میں کامیاب ہو گئی۔ مگر اس میں صرف ایک کمبل موجود تھا۔

پریشانی میں اسے دیکھ رہی تھی کہ اسی وقت ہینری کی بہن کمرے کے اندر داخل ہوئی اور بتایا کہ اس الماری میں کمبل وغیرہ رکھے جاتے ہیں۔ شرمندگی کا اظہار کیا کہ جلدی میں اسے وہاں سے ہٹایا نہ جا سکا۔ کیتھرین بھی شرمندگی محسوس کرتے ہوئے اپنی سہیلی کے ساتھ کھانے کے کمرے میں چلی گئی۔ جنرل صاحب اس کے دیر سے آنے کی وجہ سے غصے میں تھے۔ لیکن کچھ دیر بعد آرام سے گفتگو کرنے لگے۔ کھانے کا کمرہ بہت بڑا تھا اور بہت سے ملازم بھی موجود تھے۔

بعد میں کیتھرین جب اپنے کمرے میں گئی تو شدید طوفان آیا۔ سوچا کہ پریشانی کی کوئی بات نہیں کیونکہ اس کی سہیلی کا کمرہ بھی نزدیک ہے۔ اپنے آپ کو تسلی دینے کی کوشش کی کہ کچھ نہیں ہو گا۔ کچھ دیر بعد اسے ایک اور شاندار الماری نظر آئی تو سوچنے لگی کہ شاید ہینری اس کے بارے میں ہی سفر کے دوران بات کر رہا تھا۔ موم بتی کی روشنی میں اسے کھولنے کی کوشش کی۔ طوفان کی آواز سے لگ رہا تھا جیسے کہہ رہا ہو کہ اس الماری کو نہ کھولو۔ بالآخر بڑی مشکل سے الماری کھول ہی لی مگر وہ خالی تھی۔ سوچا کہ اس میں کوئی خفیہ جگہ بھی موجود ہو گی تو تلاش کرنے لگی۔ پھر اچانک بہت سارے کاغذات اسے نظر آ گئے۔ ذہن میں خیال آیا کہ شاید انہی کاغذات کے بارے میں ہینری بتا رہا تھا۔ جیسے ہی انہیں اٹھایا تو ہوا کے جھونکے سے موم بتی بجھ گئی۔ باہر کسی کے چلنے کی آواز بھی آئی تو خوفزدہ ہو کر اپنے بستر کے اندر گھس گئی۔ کانپتے ہوئے سوچ رہی تھی کہ شاید ہینری کی خواہش تھی کہ میں ان کاغذات کو پڑھوں۔ اندھیرے میں پڑھنا ممکن نہ تھا۔ ڈر اور خوف کی وجہ سے بہت ہی دیر بعد نیند آئی۔

صبح اٹھی تو روشنی میں ان کاغذات کو پڑھنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن جیسے جیسے پڑھتی رہی شرمندگی میں اضافہ ہوتا رہا۔ یہ تو گھر کی اشیاء اور ان کے اخراجات کے کاغذات تھے۔ اپنی سوچوں پر افسوس ہو رہا تھا کہ دیکھو جن لوگوں نے مجھے اتنی محبت سے مہمان نوازی بخشی میں ان کے گھر سے ہی کچھ پراسرار کاغذات حاصل کرنے کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

کھانے کے وقت سب لوگوں کے ساتھ اچھا وقت گزرا۔ بعد میں ہینری کو تین دن کے لیے کام کے سلسلے میں اپنے علاقے میں جانا تھا۔ اس کے جانے کے بعد کیتھرین کی خواہش تھی کہ اپنی سہیلی کے ساتھ اس پرانی حویلی کو دیکھے۔ سہیلی نے بتایا کہ جب صرف تیرہ سال کی تھی تو اس کی امی کا اچانک انتقال ہو گیا۔ ایک کتاب جو انہیں بہت پسند تھی ہمیشہ اپنے پاس رکھتی ہوں۔ اپنی سہیلی کی گفتگو سننے کے بعد کیتھرین کو کچھ ایسا احساس ہوا کہ اس کے والد کو اپنی بیوی کے ساتھ محبت نہیں تھی۔

کتابوں میں ایسے واقعات پڑھے تھے جن میں نہ صرف محبت اور نفرت کو پیش کیا گیا بلکہ بعض اوقات تو شوہروں کے ہاتھوں بیوی کا قتل بھی پیش کر دیا گیا۔

بعد میں حویلی اور اس کے باغات کو دیکھا اور بہت زیادہ پسند کیا۔ مگر سہیلی نے جب حویلی کے اس راستے پر جانے کا فیصلہ کیا جہاں اس کی ماں کا کمرہ تھا تو باپ نے بہانہ بناتے ہوئے وہاں جانے سے منع کر دیا۔ سہیلی نے بتایا کہ نو سال پہلے میری امی جان کی وفات ہوئی اور آج تک ان کی کمی محسوس کرتی ہوں۔ اگرچہ والد صاحب کے کمرے میں موجود نہیں مگر میرے کمرے میں پیاری امی جان کی تصویر موجود ہے۔ ایک مرتبہ پھر کیتھرین محسوس کر رہی تھی کہ جنرل صاحب کا رویہ اپنی بیوی کے ساتھ کچھ زیادہ بہتر نہ تھا۔ سوچنے لگی کہ ریڈ کلف نے اپنے ناولوں میں جس طرح کے برے کرداروں کا ذکر کیا ہے جنرل بھی اسی قسم کے انسان ہیں۔

سہیلی نے اپنی امی جان کا کمرہ دکھانے سے انکار کرتے ہوئے باقی حویلی کیتھرین کو دکھادی۔ کیتھرین اپنے خیالوں میں سوچنے لگی کہ جنرل صاحب کو غم کے بجائے اپنے جرم کا احساس ہے لہذا اس کمرے سے اپنے آپ کو دور رکھتے ہیں۔ سہیلی نے مزید بتایا کہ اپنی ماں کی وفات کے وقت وہ یہاں پر موجود نہ تھی۔ کیتھرین مزید شک میں مبتلا ہو گئی کہ دیکھو اس کی ماں کا اچانک ہی انتقال ہوا۔ شوہر اپنی بیوی کو پسند نہیں کر رہا تھا۔ اور میری سہیلی بھی ماں کی وفات کے وقت یہاں پر موجود نہ تھی۔ یقینی طور پر انہیں مار دیا گیا ہو گا۔ جاننے کی کوشش کرے گی کہ ان کے ساتھ اصل میں کیا کیا گیا تھا۔

بعد میں چرچ گئے تو نزدیک ہی ہینری کی والدہ کی یادگار نظر آئی جس میں لکھا تھا محبت کرنے والی ماں اور بہت ہی اچھی بیوی۔ مگر کیتھرین نے محسوس کر لیا کہ جنرل صاحب اپنی مرحوم بیوی کی یادگار کے پاس بھی بالکل جذباتی نہیں ہیں۔ واقعی ریڈ کلف نے جانور نما انسانوں کا اپنے ناولز میں جو تذکرہ کیا ہے وہ درست ہی ہے۔ جنرل صاحب بھی ایسے ہی انسان ہیں۔

گھر واپسی کے بعد فیصلہ کیا کہ اپنی سہیلی کی مرحوم ماں کے کمرے میں خاموشی سے جا کر کچھ ایسی چیز دریافت کرنے کی کوشش کرے گی جس سے معلوم ہو سکے کہ انہیں قتل کیا گیا تھا۔ خاموشی سے اس کمرے میں پہنچ گئی اور اچانک کچھ دیر بعد ہینری بھی وہاں پر موجود تھا۔ اس نے بتایا کہ کام جلدی ختم ہونے کی وجہ سے گھر واپس آ گیا۔ پوچھنے لگا کہ آپ یہاں پر اکیلی ہیں۔ آپ کی سہیلی کا فرض تھا کہ یہاں پر آپ کے ساتھ موجود ہوتی۔ مگر عقلمند انسان تھا اور جلد ہی سمجھ گیا کہ کیتھرین کے ذہن میں شک ہے کہ اس کی ماں کو قتل کیا گیا تھا۔ کہنے لگا کہ آپ کو علم نہیں کہ میرے والد صاحب میری والدہ سے کتنی زیادہ محبت کرتے تھے۔ جو کچھ ناولز میں لکھا ہوتا ہے آپ نے اپنے ذہن میں ایسا ہی کچھ اندازہ لگا لیا۔ لیکن آپ کو پتہ ہونا چاہیے کہ ہم پڑھے لکھے تہذیب یافتہ لوگوں کے درمیان زندگی گزار رہے ہیں۔ میری والدہ بہت شدید بیمار تھیں۔ بہترین ڈاکٹرز ان کا علاج کرتے رہے۔ ناولز میں تو نہ جانے کس دور اور کس جگہ کے لوگوں کے بارے میں تحریر کر دیا جاتا ہے۔

کیتھرین کو بھی اپنی غلطی کا احساس ہو چکا تھا۔ خوش بھی تھی کہ اس کا اندازہ اور سوچ غلط نکلے۔ واقعی اگرچہ ناولز میں جانوروں کی طرح کے انسان بیان کیے جاتے ہیں مگر وہ نہ جانے کس علاقے اور جگہ سے تعلق رکھتے ہوں گے۔ ہم تو تعلیم یافتہ اور تہذیب یافتہ انگلینڈ میں رہتے ہیں۔ میری خراب سوچ کی وجہ سے میری سہیلی اور ہینری کو کتنی ذہنی اذیت پہنچی ہو گی۔ پتہ نہیں اب ہینری مجھ سے محبت کر

بھی رہا ہو گا یا نہیں۔ وہ رو رہی تھی۔ فیصلہ کر لیا کہ منفی، بچگانہ اور بے وقوفانہ سوچوں کے بجائے آئندہ سچائی اور حقیقت پر نظر رکھے گی۔

پھر ایک دن اچانک کیتھرین کو جیمز کا خط ملا۔ بہت پریشانی میں لکھا تھا۔ دکھی دل کے ساتھ بتایا کہ ایزابیلا کے ساتھ تمام تعلقات ختم کیے جا چکے ہیں۔ بلکہ یہ کہنا زیادہ درست ہو گا کہ ایزابیلا نے کسی دوسرے شخص کے ساتھ تعلقات قائم کرتے ہوئے منگنی توڑ دی ہے۔ یہ خبر ملنے کے بعد کیتھرین رونے لگی۔ ہینری اور اس کی بہن بھی پریشان ہو چکے تھے۔ کیتھرین نے درخواست کی کہ جیسے ہی آپ کا بھائی کیپٹن Captain Frederick Tilney یہاں آنے والا ہو مجھے بتا دیجئے گا تا کہ میں یہاں سے چلی جاؤں۔ ہینری اور اس کی بہن خط پڑھ کر سب کچھ سمجھ گئے۔ ہینری حیران تھا کہ اس کا بھائی ایک غریب لڑکی کو کیسے پسند کر سکتا ہے۔ جبکہ کیتھرین نے بتایا کہ ایزابیلا کی زندگی کا واحد مقصد امیر لوگوں کے قریب ہونا ہے۔ چونکہ میرے والد صاحب زیادہ امیر نہ ہونے کی وجہ سے جیمز کو زیادہ پیسے نہ دے سکے اس لیے ایزابیلا نے برا منایا اور کیپٹن فریڈرک جیسے امیر شخص سے تعلقات بنا لیے۔ سب لوگوں نے ہی اس صورتحال سے پریشانی محسوس کی۔ ہینری اپنے بھائی سے واقف تھا اس لیے کہنے لگا کہ ایک تو وہ ایزابیلا کے ساتھ شادی کے سلسلے میں والد صاحب سے بات ہی نہیں کرے گا اور اگر کر بھی دی تو والد صاحب کبھی رضامندی ظاہر نہیں کریں گے۔

والد کو اپنے بڑے بیٹے کے ایزابیلا کے ساتھ تعلقات کا علم نہ تھا۔ کیتھرین کے ساتھ ان کا رویہ بہت اچھا تھا۔ ہینری سے کہا کہ جب تم اپنے گھر جاؤ گے تو میں دونوں لڑکیوں کو وہاں پر لے کر آؤں گا۔ تمام لوگوں نے اس تجویز کو بہت پسند کیا اور ہینری تیاری کے لیے گھر روانہ ہو گیا۔ جلد ہی جنرل صاحب اپنی بیٹی اور کیتھرین کو لے کر وہاں پہنچ گئے۔ کیتھرین نے ہینری کے گھر کو بہت پسند کیا۔ شاندار کھانا کھایا۔

جب واپس نارتھ اینگر ایبی پہنچی تو ایزابیلا کا خط ملا۔ دیر سے خط لکھنے کی بہت زیادہ معذرت کے بعد بتایا کہ باتھ سے واپس اپنے گھر جانے والی ہوں کیونکہ یہاں پر بہت ہی زیادہ بوریت محسوس ہو رہی ہے۔ دراصل وہ تمام لوگ جو مجھے اچھے لگتے تھے یہاں سے چلے گئے ہیں۔ دراصل تمہارے بھائی جیمز نے کچھ برا محسوس کرتے ہوئے مجھ سے بات چیت ختم کر دی ہے۔ مجھے تو علم بھی نہیں کہ اسے کیا چیز بری لگی۔ لیکن میں امید کرتی ہوں کہ تم درمیان میں آ کر ہم دونوں کے تعلقات دوبارہ بحال کروا دو گی۔

اور ہاں مجھے سب سے زیادہ خوشی تو اس چیز کی ہے کہ ہینری کا کیپٹن بھائی فریڈرک یہاں سے جا چکا ہے۔ پہلے تو اس نے مجھ سے تعلقات بنانے کی کوشش کی اور پھر جیسے ہی ایک دوسری لڑکی نظر آئی تو اس میں دلچسپی لینا شروع کر دی۔ کیپٹن فریڈرک سے میرے تعلقات بالکل ختم ہو چکے ہیں۔ اب تو میں اس کی شکل بھی دیکھنا گوارا نہیں کروں گی۔

ختم میں مزید لکھا تھا کہ دوست ہونے کے ناطے اسے اپنے بھائی پر زور دینا چاہیے کہ مجھ سے دوبارہ ملاقات کرے۔

یہ خط پڑھ کر کیتھرین سوچ رہی تھی کہ کس قدر جھوٹی اور دھوکے باز لڑکی ہے۔ اس چیز کی خوشی محسوس کی کہ اس کا بھائی ایسی خراب لڑکی سے محفوظ رہا۔

ہینری واپس آیا اور تمام واقعات کا علم ہونے کے بعد کہنے لگا کہ مجھے پہلے سے علم تھا کہ یہی کچھ ہونا ہے۔ دراصل ایک نہیں بلکہ دونوں ہی ایک دوسرے کو بے وقوف بنا رہے تھے۔ ہینری واپس اپنے کام کے سلسلے میں اپنے گھر چلا گیا۔

اچانک ایک دن ہینری کے جنرل والد غصے میں کیتھرین کے کمرے میں داخل ہوئے اور اسے حکم دیا کہ فوری طور پر اسے یہ گھر چھوڑ کر واپس اپنے گھر جانا ہے۔ گھوڑا گاڑی بھی منگوالی گئی ہے۔ کیتھرین حیران تھی کہ انہیں کس بات پر اتنا شدید غصہ ہے۔ ہینری کی بہن نے اگرچہ اس بات کو بہت برا خیال کیا مگر اپنے باپ کے سامنے زبان نہیں کھول سکتی تھی۔ کیتھرین سے بہت زیادہ معذرت کی اور کرائے کے لیے اسے پیسے بھی دیے۔

واپس پہنچنے پر گھر میں سب بہن بھائیوں اور ماں باپ نے کیتھرین کا بہت شاندار استقبال کیا۔ لیکن یہ بات تکلیف دہ تھی کہ آخری وقت میں ہینری کے جنرل والد کا رویہ اچھا نہیں تھا۔

کچھ دن بعد ہی کیتھرین کو بتایا گیا کہ ایک نوجوان اسے ملنے کے لیے آیا ہے۔ دراصل وہ ہینری تھا۔ تمام حالات کا علم ہونے کے بعد اس نے بہت شرمندگی محسوس کی اور اب کیتھرین سے معذرت کرنے کے لیے وہاں پر موجود تھا۔ اس نے ایک طرف تو کیتھرین سے شادی کی درخواست کی اور دوسری طرف یہ بھی بتایا کہ تمام مسائل جون کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ دراصل وہ نوجوان چاہتا تھا کہ کیتھرین سے اس کی شادی ہو اور جب ایسا ممکن نہ ہوا تو پھر ہینری کے والد صاحب سے کیتھرین کی بہت زیادہ برائیاں کر دی گئیں۔ اور انہی جھوٹی باتوں کی وجہ سے والد صاحب نے کیتھرین پر شدید ناراضگی کا اظہار کر دیا۔

اگرچہ ہینری نے کیتھرین سے شادی کی درخواست کر دی اور اس کے علاوہ اس کے گھر والوں نے بھی رضامندی ظاہر کر دی لیکن ہینری کو علم تھا کہ اس کے سخت مزاج والد اس شادی کے لیے کبھی تیار نہیں ہوں گے۔ ہینری کے ساتھ کیتھرین بھی اس وجہ سے کئی مہینے سخت پریشان رہے۔

پھر ہینری کی بہن کی شادی کا وقت آگیا۔ اپنی بیٹی کی خوشیاں دیکھ کر جنرل والد صاحب کا مزاج بہت خوشگوار تھا تو ہینری نے موقع دیکھتے ہوئے اپنی شادی کی بات بھی کر دی۔ والد صاحب جو اب حقیقت سے واقف ہو چکے تھے اس شادی کے لیے تیار ہو گئے۔ کیتھرین اور ہینری کی شادی ہو گئی اور دونوں خوشگوار زندگی بسر کرتے رہے۔

مکمل آڈیو اور ٹیکسٹ

ممبرشپ کے بعد

0309988638 واٹس ایپ

https://wa.me/923099888638

0309-9888638

بین الاقوامی ادب کی تاریخ

تمام بہترین کتب کے تراجم

دلچسپ تراجم کی لائبریری

آڈیو اور ٹیکسٹ

ممبرشپ کے لئے واٹس ایپ

https://wa.me/923099888638

0309-9888638

جین آسٹن کے تمام ناولز

اردو آڈیو اور ٹیکسٹ

Jane Austen

جین آسٹن

1775 - 1817

Pride and Prejudice Urdu Translation	پرائڈ اینڈ پرے جیوڈس	(1813)
Persuasion Urdu Translation	پرس ویشن	(1818)
Emma Urdu Translation	اے ما	(1815)
Sense and Sensibility Urdu Translation	سنس اینڈ سنسی بیلیٹی	(1811)
Northanger Abbey Urdu Translation	نور تھ اینگر ایبے	(1818)
Mansfield Park Urdu Translation	مینس فیلڈ پارک	(1814)

سید عرفان علی ڈوٹ کوم کی تمام کتب پیکا ایکٹ

اور ڈی ایم سی اے کے تحت کاپی رائٹڈ ہیں

COPYRIGHTED UNDER

DMCA-Digital Millennium Copyright Act PECA Act 2016

PECA-The Prevention of Electronic Crimes Act, 2016

نارتھ اینگر ایبے

جین آسٹن

سید عرفان علی ڈوٹ کوم

اس کتاب کی آڈیو بک ڈائون لوڈ کریں

دنیا کی بہترین کتب کے تراجم آڈیو اور ٹیکسٹ ڈاؤن لوڈ کریں

www.server555.com

www.SyedIrfanAli.com

Internet Archive

https://archive.org/details/@irfan_irfan

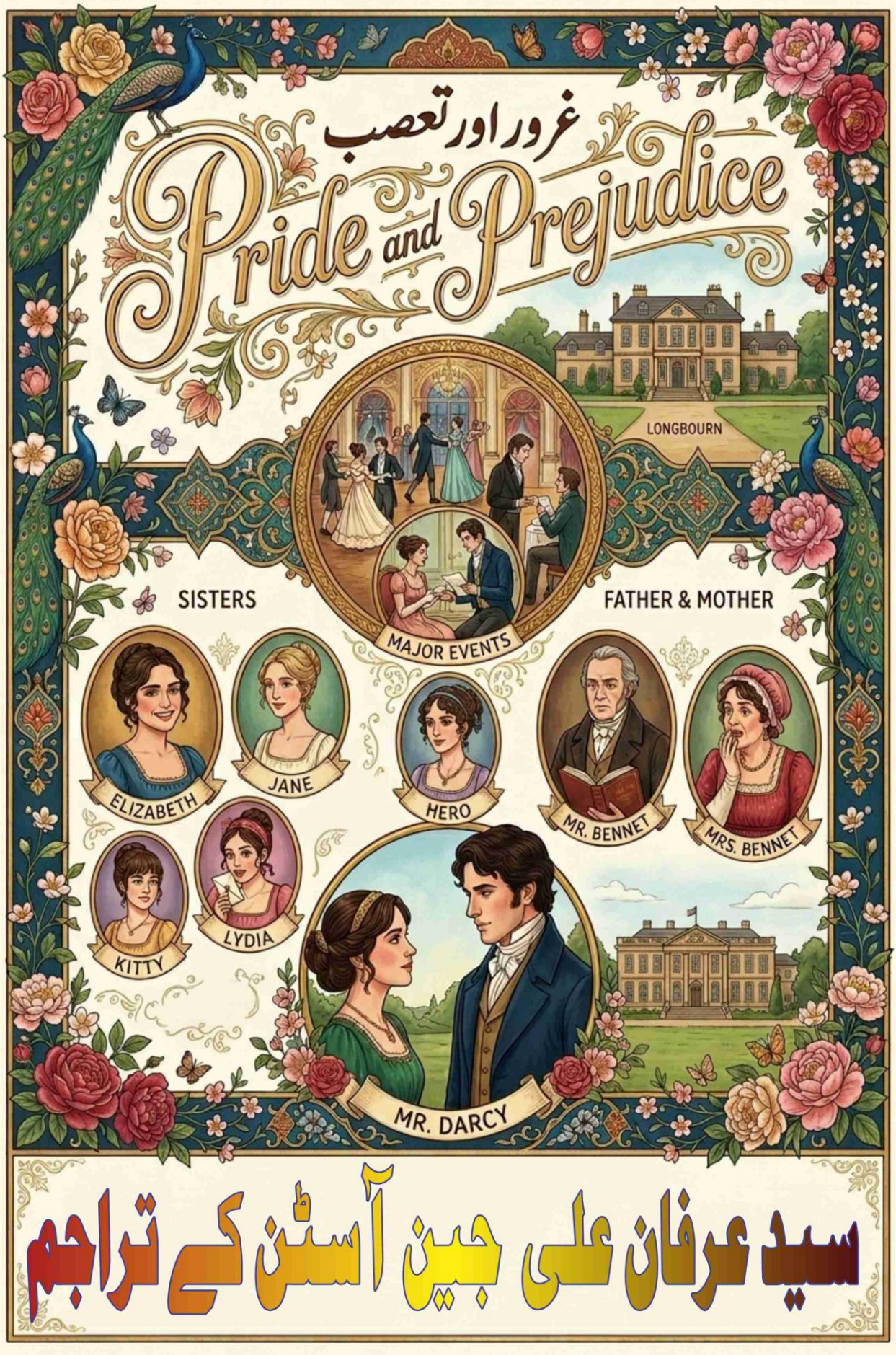
غرور اور تعصب
Pride and Prejudice
LONGBOURN
SISTERS
FATHER & MOTHER
MAJOR EVENTS
ELIZABETH
JANE
HERO
MR. BENNET
MRS. BENNET
KITTY
LYDIA
MR. DARCY
سید عرفان علی جین آسٹن کے تراجم

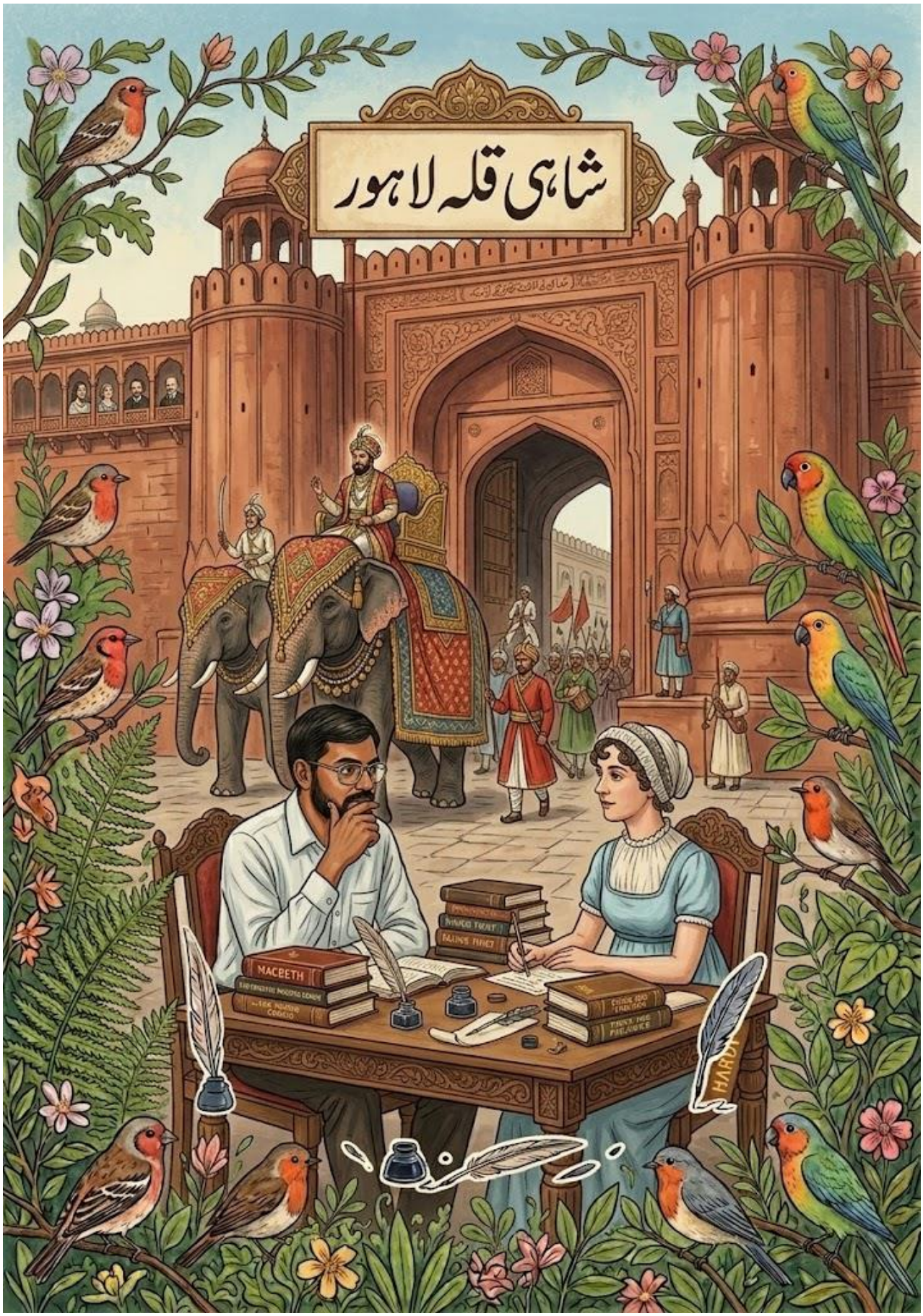

Jane Austen and Syed Irfan Ali